

شعبہ بزم ادب جامعۃ الرشید کراچی کے زیرِ اهتمام

تلخیصِ

الهِدَايَة

AL-HIDAYAH

الرابع

طلبہ درجہ سادسہ ثانی

جامعة الرشید احسن اباد کراچی

تلخیصِ ھدایہ رابع

زیر نگرانی: استاد محتــرم مفتی ارشد بنگش صاحــب

تلخیص	بلال عثمانی، آفاق احمد
ڈیزائنر	عبداللہ خان
کمپوزنگ	آفاق حسین، رضوان عارفی
انتظامی معاونت	محمد معاذ معاویہ
ذیرسرپرستی	شعبہ بزم ادب درس نظامی، جامعۃ الرشید

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۴۶

27–December–2024

اجمالی منظر نامہ

- کتاب الشفعہ
- کتاب القسمۃ
- کتاب المزارعت
- کتاب المساقات
- کتاب الاضحیہ

- کتاب الذبائح
- کتاب الکراھیت
- کتاب احیائے اموات
- کتاب الاشربہ
- کتاب الصید

- کتاب الرھن
- کتاب الجنایات
- کتاب الدیات
- کتاب الوصایا
- کتاب الخنثیٰ

حقوق کی اقسام

حقوق شرعیہ ضروریہ

جو شریعت کی جانب سے دفع مضرت کے لیے ہوں
جیسے حقِ شفعہ
حکم: اس کی بیع جائز نہیں

حقوق شرعیہ اصلیہ

جس کا ثبوت شرعی ہو یعنی دفعِ ضرر کے لیے نہ ہو
جیسے حقِ میراث، حق قصاص
حکم: اس کی بیع جائز نہیں لیکن اس کا بدل لینا جائز ہے

حقوق عرفیہ

جو شرعاً حق نہ ہو لیکن لوگوں نے حق بنایا ہو
جیسے حقِ مرور، حقِ مسیل
حکم: اس کی بیع جائز ہے







کتاب الشفعہ

لفظی تعریف

شفعہ مشتق ہے شفع سے جس کا معنی ہے ملانا

اصطلاحی تعریف

زمین پر جبراً ملکیت حاصل کرنے کا عمل ہے، وہ بھی اسی قیمت پر جس پر مشتری نے خریدی تھی۔

اسباب

- ❖ شریک بالکلیہ ہونا،
- ❖ شریک فی المنافع ہونا
- ❖ پڑوسی ہونا۔

یہاں پڑوسی سے مراد جار ملاصق ہے، جس کے گھر کا دروازہ دوسری گلی میں کھلتا ہو۔

اختلاف فی الحکم

احناف کے نزدیک پڑوسی کو شفعہ کا حق حاصل ہے، جبکہ شافعیہ کے ہاں پڑوسی کو یہ حق نہیں ملتا۔ اگر ایک سے زیادہ شفیع ہوں تو احناف کے مطابق تقسیم عدد روس کے لحاظ سے ہوگی، جبکہ شافعیہ کے نزدیک حصوں کے اعتبار سے تقسیم کی جائے گی۔

شفعہ کے مراحل اور خصومت

1
طلب مواثبت

شفعہ کا پہلا مرحلہ جس میں شفیع اپنا حق ظاہر کرتا ہے۔

2
طلب اشہاد

دوسرا مرحلہ جس میں شفیع اپنے حق کی گواہی دیتا ہے۔

3
طلب خصومت

آخری مرحلہ جس میں قاضی کے سامنے معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔

خصومت کے دوران قاضی پانچ قسم کے سوالات کرتا ہے :ملکیت، سبب شفعہ، مملوکہ گھر کی تحدید، مشفوعہ گھر کی تحدید، اور خریداری سے متعلق۔ یہ سوالات معاملے کی تفصیلات کو سمجھنے اور منصفانہ فیصلہ کرنے میں مدد کرتے ہیں۔





شفعہ کی شرائط اور باطل ہونے کی صورتیں

شفعہ باطل ہونے کی صورتیں

چار صورتوں میں شفعہ باطل ہوتا ہے

- ❖ طلبات کو چھوڑنا
- ❖ عوض لے لینا
- ❖ قضا سے پہلے شفیع کا مر جانا
- ❖ اور مشفوع بہ کو بیچنا۔

شفعہ باطل نہ ہونے کی صورتیں

پانچ چیزوں سے شفعہ باطل نہیں ہوتا:

- ❖ قدر ثمن میں اختلاف
- ❖ ثمن میں اختلاف
- ❖ مشتری کے بارے میں اختلاف
- ❖ قدر مبیع میں اختلاف
- ❖ شرکت کے ضرر کے لیے

شفعہ کی شرائط

شفعہ کی چھ شرائط ہیں:

- ❖ مشفوعہ چیز غیر منقولی ہو
- ❖ تملیک العین ہو تملیک منفعت نہ ہو
- ❖ عقد معاوضہ ہو
- ❖ معاوضہ بالمال ہو مبادلہ نہ ہو
- ❖ اور عقد صحیح ہو۔



شفعہ ساقط کرنے کے حیلے
اور متعدد مشتری کی صورت

حیلہ

- ➢ پوری زمین میں ایک گز چھوڑنا، زمین کا ایک حصہ ہبہ کرنا، اور شفیع کی رغبت کم کرنے کے لیے ثمن کم کرنا۔
- ➢ امام ابو یوسفؒ کے ہاں یہ حیلہ مکروہ نہیں، جبکہ امام محمدؒ کے ہاں مکروہ ہے۔

تعدد مشتری

- ➢ اگر مشتری ایک سے زائد ہوں تو شفیع کسی ایک شخص کا حصہ لے سکتا ہے۔
- ➢ اگر شفیع ایک سے زائد ہوں تو یا تو کل لے لے یا بالکل چھوڑ دے۔

مقاسمہ

- ➢ **مقاسمة المشتری مع البائع** میں شفیع مشتري کا حصہ لے گا یا چھوڑ دے گا۔
- ➢ **مقاسمة المشتری مع غیر البائع** میں شفیع تقسیم ختم کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

کتاب القسمہ



مبادیات

لغوی معنی
تقسیم اور بٹوارہ

اصطلاحی معنی
جمع النصیب الشائع فی معین

سبب
کسی شریک کا اپنے مخصوص حصے سے فائدہ اٹھانے کی خواہش

رکن
دو حصوں کے درمیان تمیز حاصل کرنے کا ذریعہ

شرط
بٹوارے میں منفعت ختم نہ ہو

مشروعیت
مشترک عینی چیز کی تقسیم جائز ہے

قاسم کی صفات

عادل
انصاف پسند ہونا ضروری ہے

امانت دار
قابل اعتماد ہونا لازمی ہے

ماہر
تقسیم کے عمل کا علم ہونا چاہیے

کچھ وارثوں کی غیر موجودگی میں تقسیم

شرائط
مورث کا انتقال، حاضرین کی تعداد، مکمل گھر حاضرین کے قبضے میں

اضافی شرائط
وارث بالغ ہوں، گھر براہ راست وارث کے قبضے میں ہو

ثبوت
امام صاحبؒ کے نزدیک بینہ ضروری، صاحبینؒ کے نزدیک اعتراف کافی

تمام وارثوں کی موجودگی میں تقسیم

شرائط
غیر منقولی جائیداد، سبب ملک کا بیان، غیر اختیاری ملکیت

ثبوت
امام صاحبؒ کے نزدیک بینہ ضروری، صاحبینؒ کے نزدیک اعتراف کافی

فیصلہ
قاضی موت اور وارثوں کی تعداد کی تصدیق کے بعد فیصلہ دے گا

فصل فیما یقسم وما لا یقسم

ایسی تقسیم جس میں فائدہ اور نقصان دونوں کا احتمال ہو

اگر شریکین میں سے ہر ایک فائدہ اٹھا سکتا ہو اپنے حصے سے تو ان میں سے ایک کی درخواست پر قاضی تقسیم کر دے گا

اگر حصہ کم ہونے کی وجہ سے ہر ایک کو نقصان ہو رہا ہو تو قاضی شریکین کے رضامندی کے بغیر اس کو تقسیم نہیں کرے گا

اگر شرکاء میں سے کسی ایک کا نفع ہو اور دوسرا شریک اپنا حصہ کم ہونے کی وجہ سے ضرر میں ہو تو اگر صاحب کثیر طلب کرے تو قاضی تقسیم کر دے گا اس کے برعکس ہو تو قاضی تقسیم نہیں کرے گا

ایسی منقولی اشیاء کی تقسیم جن کا اپس میں بہت زیادہ تفاوت ہو امام صاحب کے ہاں قاضی تقسیم نہیں کر سکتا جبر اًبر خلاف صاحبین کے

مثلیات اور قیمیات کی تقسیم

مثلیات

اگر سامان ایک ہی قسم کا ہو تو قاضی اس کو جبرا تقسیم کر دے گا اور قاضی دو جنسوں کو تقسیم نہیں کرے گا ان میں سے بعض کو بعض میں کر کے مگر دونوں کی رضامندی سے

قیمیات

قاضی تقسیم کر دے گا ہر وزنی مکیلی چیز کو عددی چیز کو ۔اگر مشترک چیزیں بکری اور اونٹ ہوں یا گھوڑے اور گرے ہوں تو قاضی جبرا تقسیم نہیں کر سکتا اگر چند ہی اور سونے کے برتن مشترک ہوں تو قاضی جبرا تقسیم نہیں کر سکتا قاضی

وہ اشیاء جن کو تقسیم کرنے میں ضرر ہو جیسے غسل خانہ کنواں اور چکی، شرکاء کی رضامندی کے بغیر تقسیم نہیں کی جائے گی اسی طرح وہ دیوار جو دو گھروں کے درمیان میں ہو اس کو جبرا تقسیم نہیں کیا جائے گا

ایسی غیر منقول اشیاء کی تقسیم جو باہم متفاوت ہوں یا تو وہ غیر منقولی چیز متحد الجنس ہو گی جیسے اگر ایک شہر میں کئی گھر مشترک ہوں تو امام صاحب کے ہاں ہر ایک کو الگ الگ تم تقسیم کیا جائے گا جبکہ صاحبین کے ہاں بعض کو بعض کے ساتھ ملا کر تقسیم کرنا بھی جائز ہے اگر زمین کے ساتھ گھر اور دکان بھی ہو تو اختلاف جنس کی وجہ سے قاضی ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ تقسیم کرے گا



فصل في
كيفيه القسمه

قاسم کے لیے ضروری ہدایات

زمین کی تقسیم تمام حقوق کے ساتھ

زمین کی تقسیم مکان کی منازل کے ساتھ

زمین کی تقسیم عمارت کے ساتھ

صرف زمین کی تقسیم کرنے والے کے لیے مناسب ہے کہ وہ درج ذیل باتوں کا خیال رکھے
جس چیز کو تقسیم کرے پہلے اس کا نقشہ بنائے، جتنے لوگوں پر تقسیم کرنا ہے ان حصوں کو برابر کرے ،زمین کو ناپ لے ،عمارت ہو تو اس کی قیمت بھی لگائے، ہر حصے کو پانی اور راستے کے ساتھ دوسرے حصے سے الگ کرے ،حصے الگ کرنے کے بعد قاسم ہر حصے پر نمبر ڈال دے پھر قرعہ نکالے۔

زمین کی تقسیم تمام حقوق کے ساتھ: اگر قاسم نے شرکاء کے درمیان مکان تقسیم کر دیا اور ایک شریک کا راستہ اور نالی دوسرے کی زمین میں دے دی لیکن تقسیم کرتے وقت باضابطہ شرط نہیں لگائی کہ یہ راستہ زمین میں ہو گا اور اب صورت یہ ہے کہ راستہ اور پانی اپنی زمین میں بن سکتا ہے تو راستہ اور نالی اپنی ہی زمین میں نکالنا ہو گا۔ اگر اپنی زمین میں راستہ نہیں نکل سکتا تو تقسیم فسخ ہو جائے گی دوبارہ تقسیم کی جائے گی۔ اگر پہلی صورت ہو اور اس میں باضابطہ تقسیم کے وقت حقوق کی شرط لگائی گئی ہو اور زمین کو تقسیم کرنا ممکن ہو تو اپنی ہی زمین میں راستہ بنا لے۔ اگر دوسری صورت ہو کہ جب اپنی زمین میں راستہ اور نالی نکالنا ممکن نہ ہو اور تقسیم کرتے وقت حقوق کا ذکر کیا گیا ہو تو تقسیم میں راستہ اور نالی داخل ہو جائیں گے۔

زمین کی تقسیم نچلے مکان اور بالاخانے کے ساتھ اگر تین طرح کے مکانات ہوں اور ان میں شرکت ہو تو تین صورتیں ہیں: صرف نچلا مکان ہے اور اس پر بالاخانہ نہ ہو، دوسرے مکان میں صرف بالاخانہ میں دونوں شریک ہوں، تیسرے میں کام کے بالاخانہ اور نچلے مکان دونوں کی شرکت ہو؛ اس حوالے سے تین مذاہب ہیں: امام محمدؒ کے ہاں ہر ایک مکان کی الگ الگ قیمت لگا کر تقسیم کا عمل کیا جائے گا، شیخینؒ کے نزدیک پیمائش کے لحاظ سے تقسیم کی جائے گی۔

زمین کی تقسیم عمارت کے ساتھ: مذکورہ مسئلے کے بارے میں ائمہ ثلاثہ سے الگ الگ روایت منقول ہیں۔ اگر زمین بھی ہو عمارت بھی ہو تو امام ابو یوسفؒ کے ہاں ان سب کو قیمت کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے گا، امام صاحبؒ کے ہاں قاسم زمین کو پیمائش سے تقسیم کرے گا ،امام محمدؒ کے ہاں ہر شریک اپنے شریک کو عمارت کے بدلے میں اتنا زمینی رقبہ واپس کرے گا جو عمارت کے برابر ہو اور پھر بھی اگر زیادتی باقی ہو تو پھر قیمت کے ذریعے تقسیم کی جائے گی۔

باب دعوه الغلط في القسمه والاستحقاق فيها

مقدار میں اختلاف

اگر حصے دار میں سے ایک نے دعوی کیا غلطی کا اور کہا کہ میرا کچھ حصہ دوسرے حصے دار کے قبضے میں چلا گیا اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ اپنا حصہ وصول کر لیا تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی مگر بینہ کے ساتھ، بینہ نہیں تو شریکان سے قسم لی جائے گی جو قسم کھانے سے انکار کرے اس کے حصے کو اور مدعی کے حصے کو جمع کیا جائے گا اور ان کے مابین ان کے حصوں کے مابقدر تقسیم کی جائے گی۔

تقسیم کے بعد غصب کا دعوی: اگر مدعی کہتا ہے کہ میں نے اپنا پورا حق وصول کر لیا تھا پھر کہتا ہے کہ میں نے اس کا کچھ حصہ لیا ہے تو مدعٰی علیہ کی بات قسم کے ساتھ مان لی جائے گی۔ اگر کہا کہ مجھ کو فلاں جگہ تک حساب ملا تھا مگر وہاں تک دیا نہیں گیا اور اب اس حصے کو وصول کرنے کا اقرار بھی نہیں کیا اور شریک نے اس کی تکذیب کی تو دونوں شریک قسم کھائیں گے اور پھر تقسیم فسخ ہو جائے گی۔

قیمت لگانے میں اختلاف

اگر قیمت لگانے میں اختلاف ہو جائے مثلا ایک شریک کہہ رہا ہے کہ غلط قیمت لگائی گئی ہے تو اس کی بات کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔ ہاں اگر قاضی کے فیصلے سے تقسیم ہوئی ہو اور غبن فاحش ہو پھر مدعی کی بات مانی جائے گی۔

حدود میں اختلاف ہونا

اگر دونوں شریک حدود کے بارے میں اختلاف کریں اور بینہ قائم کریں تو ہر ایک کے لیے فیصلہ کیا جائے گا اس جز کا جو دوسرے قبضے میں چلا گیا ہو۔ اگر ایک نے بینہ قائم کی تو اسی کے لیے فیصلہ کیا جائے گا۔ اگر کسی نے بھی بینہ نہیں دی تو دونوں سے قسم لی جائے گی اور تقسیم فسخ کی جائے گی۔

فصل في الاستحقاق

دعوی الاستحقاق من غیر الشرکاء

اگر ایک شریک کے کسی خاص کمرہ میں دوسرے کا حق نکل آیا تو پھر اتفاقاً تقسیم فسخ نہیں ہو گی۔ دونوں شریکوں کے حصوں میں مشاع حصہ کا استحقاق نکلا تو تقسیم فسخ ہو گی اور اگر ایک شریک کے ایک متعین حصے میں مشاع استحقاق نکلا تو اس صورت میں طرفین کے نزدیک تقسیم فسخ نہیں ہو گی اور امام یوسفؒ کے ہاں فسخ ہو گی

دعوی الاستحقاق من الشرکاء۔

- اگر دو تقسیم کرنے والوں میں سے ایک نے ترکے میں اپنا قرض ہونے کا دعوی کیا تو اس کا دعوی صحیح ہے۔
- اگر تقسیم کرنے والے میں کسی ایک نے معین چیز کا دعوی کیا چاہے کسی بھی سبب سے تو تناقض کی وجہ سے اس کی بات نہیں سنی جائے گی۔

کھیت کو بٹائی پر دینے کا جامع دستور العمل

کتاب المزارعة



لغوی تعریف

مزارعة زرع سے مشتق ہے، جس کا معنی ہے زمین میں دانہ ڈالنا۔ یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے۔

اصطلاحی تعریف

شرعی اصطلاح میں، مزارعت کا مطلب ہے پیداوار کے مخصوص حصے پر کھیتی کرنا۔

شرعی حیثیت

امام ابو حنیفہ کے نزدیک مزارعت مطلقاً باطل ہے، جبکہ صاحبین رحمہ اللہ اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

صحتِ مزارعت کی آٹھ شرائط





زمین کا قابل کاشت ہونا

زمین کھیتی کے لیے موزوں ہونی چاہیے۔

عاقدین کی اہلیت

زمین مالک اور کاشتکار دونوں عاقل، بالغ اور آزاد ہوں۔



مدت کا تعین

معاہدے کی مدت واضح طور پر بیان کی جائے۔



بیج کی ذمہ داری

یہ واضح کیا جائے کہ بیج کون فراہم کرے گا۔



حصے کا تعین

جس کی طرف سے بیج نہیں، اس کا حصہ متعین کیا جائے۔

زمین کی تحویل

مالک زمین کو کاشتکار کے حوالے کرے۔



پیداوار میں شراکت

حاصل ہونے والی پیداوار میں دونوں کی شراکت ہو۔



بیج کی نوعیت

استعمال ہونے والے بیج کی قسم بیان کی جائے۔

مزارعت کی معمول کی صورتیں

پہلی صورت
زمین اور بیج ایک کا، جانور اور محنت دوسرے کی۔ یہ جائز ہے۔

دوسری صورت
بیج اور جانور ایک کا، محنت دوسرے کی۔ یہ بھی جائز ہے۔

تیسری صورت
زمین ایک کی، باقی سب دوسرے کا۔ یہ جائز ہے۔

چوتھی صورت
زمین اور جانور ایک کا، بیج اور محنت دوسرے کی۔ یہ باطل ہے۔

مزارعت میں پیداوار کا حکم

3 کام سے انکار	2 فاسد مزارعت	1 صحیح مزارعت
عقد کے بعد انکار: بیج والے کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔ دوسرے کو حاکم مجبور کر سکتا ہے۔	پیداوار بیج والے کی ہوگی۔ اصل یہ ہے کہ بیج والا مستاجر ہے۔	پیداوار شرط کے مطابق تقسیم ہوگی۔ اگر کچھ نہ ہو تو عامل کو کچھ نہیں ملے گا۔

مزارعت پر اثر انداز ہونے والے عوامل

3 مدت کا اختتام	2 فسخ	1 موت
مدت ختم ہونے پر اگر کھیتی نہیں پکی تو خاص احکام لاگو ہوں گے۔	عذر کی وجہ سے فسخ ممکن ہے۔ مثلاً، قرض کی ادائیگی کے لیے زمین بیچنا۔	کسی ایک کی موت سے مزارعت باطل ہو جاتی ہے۔ اگر کھیتی اگ چکی ہو تو مکمل ہونے تک جاری رہے گی۔

مدت کا اختتام

جب مزارعت کی مدت ختم ہوگئی اور ابھی تک پکی نہیں تو کھیتی کٹنے تک عامل پہ اپنے حصے کی اجرت مثل واجب ہوگی۔ اور کھیتی پہ خرچ ہوگا وہ عاقدین کے حصص کے بقدر دونوں پہ ہوگا۔

اگر رب الارض کچی کھیتی کو لینا چاہے تو اسے یہ اختیار نہیں ہوگا۔ اگر کاشتکار کچی کھیتی لینا چاہے تو رب الارض کو تین اختیار ہوں گے :

- ❖ کچی کھیتی کاٹ کر تقسیم کرلیں
- ❖ پوری کھیتی لے کر کاشتکار کے حصے کی موجودہ قیمت ادا کردے۔
- ❖ رب الارض کھیتی پکنے تک کھیت پر خرچ کرتا رہے اور جتنا خرچ کاشتکار کے حصے میں آتا ہے اس کو غلہ سے وصول کرلے اور کھیتی پکنے کے بعد جو غلہ کاشتکار کے حصے میں آتا ہے وہ اس کو دے دے

اگر کھیتی اگنے کے بعد کاشکار مر گیا پس اس کے ورثہ نے کہا کہ ہم کھیتی کٹنے تک کام کریں گے اور رب الارض انکار کرتا ہے تو ورثہ کو کام کرنے کا اختیار ہوگا اور ورثہ کو ان کے کام سے کوئی اجرت نہیں ملے گی

الخاتمه في من يتعمل الاجرة

کام کھیتی پکنے سے پہلے ہو مثلا سیراب کرنا اور حفاظت کرنا یہ عامل کے ذمے میں ہے اور جو کام پکنے کے بعد تقسیم سے پہلے پہلے ہو تو ظاہر الروایہ کے مطابق وہ دونوں پر ہے جیسے کاٹنا گاہنا وغیرہ اور جو کام تقسیم کے بعد ہو وہ بھی ان دونوں پر ہے اور مساقاۃ بھی اسی قیاس پر ہے یعنی وہ کام جو پھل پکنے سے پہلے کے ہیں تو وہ عامل کے ذمے ہے اور جو کام پکنے کے بعد کے ہے تو دونوں کے ذمے ہیں ۔



کتاب المساقاة

تعریف

لغة میں سیراب کرنا، اصطلاحا درختوں کے معاملے کا نام مساقات ہے۔

الوصف الشرعي

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھل کے کسی جز کے ساتھ مساقات کرنا باطل ہے، صاحبین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جائز ہے۔

شرائط

مدت معلوم ذکر کرے اور پھل کا کوئی حصہ بطور شیوع متعین کر دیا جائے۔



توابع الباب

دونوں کی موت

عامل کے ورثہ کو کام کرنے کا اختیار ہو گا۔

موت العامل

عامل کے ورثاء کو کام کرنے کی اجازت ہے۔
اگر ورثاء یہ فوری تقسیم چاہیں تو رب الارض کو مذکورہ
تین اختیارات حاصل ہوں گے

موت رب الارض

عامل پھل پکنے تک نگرانی کرتا رہے گا۔اگر عامل رب الارض کے ورثہ
کو نقصان دینا چاہتا ہے تو ورثہ کو وہی تین اختیارات حاصل ہوں گے
جن کا ذکر مزارعت میں گزرا ہے۔

موت

مساقات موت کی وجہ سے باطل ہو جاتی ہے

مقاصد الباب

پھل آنے کے بعد مساقات

اگر پھل پکنے کے بعد باغ مساقات میں
دیا گیا ہے تو یہ جائز ہے۔ لیکن پھل پک
جانے کے بعد یہ جائز نہیں ہے۔

عقد سے نکالنے کا مسئلہ

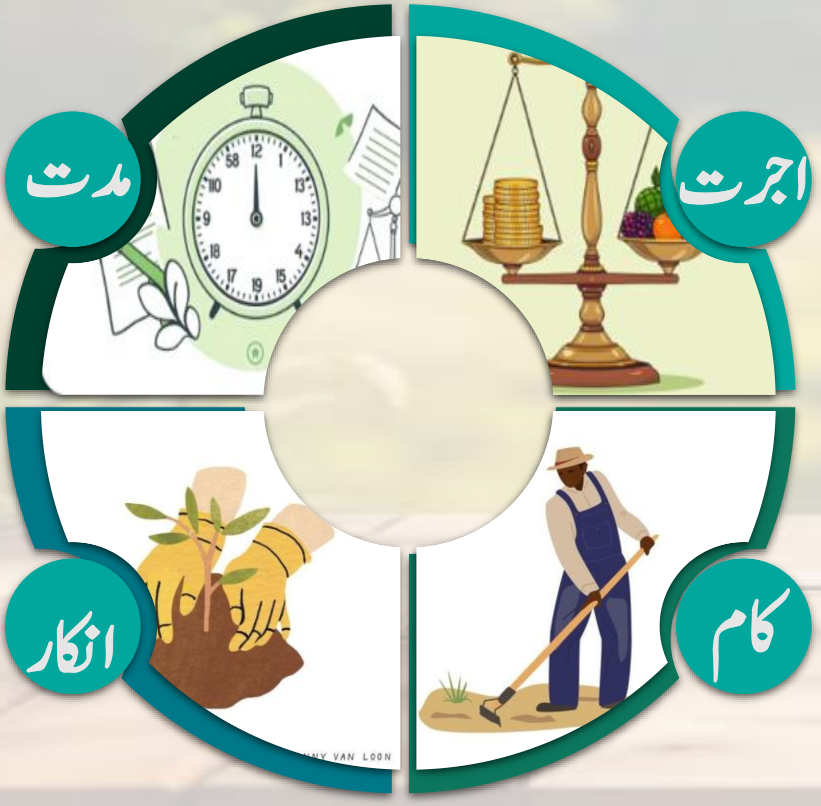
مالک باغ کے لیے عامل کو عقد سے نکالنا اور عامل کے
لیے کام چھوڑنا شدید عذر کے بغیر جائز نہیں ہے۔

مساقات کن چیزوں میں ہو سکتی ہے؟

مساقات کھجور، عام درخت، انگور،
سبزیوں اور بینگنوں میں جائز ہے۔

مقاصد الباب

مزارعت اور مساقات میں فرق



مدت
مزارعت: شرط
مساقات: نہیں

اجرت
مزارعت: جائز
مساقات: نہیں

انکار
مزارعت: ممکن
مساقات: نہیں

کام
مزارعت: مشترکہ
مساقات: عامل کا

خاتمۃ الباب

الفسخ لعذر

مساقات اعذار کی وجہ سے فسخ ہو جاتی ہے۔

مدت ختم ہونے کا حکم

اگر مساقات کی مدت ختم ہو جائے اور پھل ابھی کچا ہے تو مدت گزرنے اور موت کی وجہ سے جو مساقات ختم ہوتی ہے دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔ عامل پھل پکنے تک نگرانی کر سکتا ہے لیکن بغیر اجرت کے۔



معاہدہ دستاویز

مقرر سالوں کے لیے زمین کی مشترکہ ملکیت کا معاہدہ

المناصفة فی الاشجار

اگر کوئی شخص دوسرے کو چند سالوں کے لیے اپنی زمین دے اور زمین اور درخت آدھے آدھے ہوں تو یہ جائز نہیں ہے۔

کتاب الکراھیۃ

کتاب الکراھیۃ، جسے الحظر والاباحہ اور استحسان اور الزھد والورع بھی کہا جاتا ہے، ایک اہم فقہی باب ہے جو مختلف موضوعات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں امام ابو حنیفہؒ،امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ جیسے نامور علماء کی رائے اور فتاویٰ شامل ہیں۔

مکروہ کا حکم

امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی رائے

امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مکروہ مطلقاً حرام نہیں ہے بلکہ اقرب الی الحرام ہے، یعنی مکروہ تحریمی۔

امام محمد کی رائے

امام محمدؒ کے ہاں ہر مکروہ حرام ہے، سوائے اس کے کہ اس پر کوئی نص آ جائے جو لفظ حرام کے اطلاق کو اس پر سے روک دے۔

فصل في الاكل الشرب

ملمع سازی

اگر برتن وغیرہ پر صرف ملمع سازی ہوئی ہو تو بالاتفاق استعمال جائز ہے۔

بول الابل کا حکم

امام صاحب کے ہاں گدھی کا گوشت اور دودھ اور اونٹ کا پیشاب سب مکروہ تحریمی ہیں، عند الصاحبین اونٹوں کا پیشاب پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔



آلۃ الاکل سے متعلق

سونا اور چاندی کے :اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں برتنوں میں مرد و عورت دونوں کیلئے کھانا پینا، تیل ڈالنا اور خوشبو وغیرہ جائز نہیں ہے۔

برتنوں کا استعمال

امام صاحب کے ہاں ایسا برتن جس پر سونا یا چاندی کا کام ہوا ہو اس میں پینا جائز ہے، بشرطیکہ انسانی عضو سونا چاندی کے حصّہ سے نہ لگے۔ امام ابو یوسفؒ کے ہاں مکروہ ہے اور امام محمدؒ کے ہاں دو قول ہیں، ایک امام ابویوسفؒ کے ساتھ ایک امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ۔

فصل في اللبس



انگوٹھی کے احکام

سونے کی انگوٹھی مردوں پر حرام ہے۔ قاضی اور سلطان کیلئے ضرورت کی بنا پر جائز ہے۔

ریشم کا استعمال

مردوں کیلئے ریشم پہننا حرام ہے، عورتوں کیلئے جائز۔ تکیہ پر ریشم کا استعمال امام صاحب کے ہاں جائز ہے، عند الصاحبین مکروہ ہے۔ جنگ میں استعمال درست ہے

زیور کا استعمال

مردوں پر سونے چاندی کے ذریعے زیب و زینت اختیار کرنا درست نہیں البتہ چاندی کی انگوٹھی جائز ہے جو 3.4 گرام ہو ۔ اور کمر بندو تلوار میں لگانا درست ہے۔

فصل في الوطء والنظر والمس

مرد کا مرد کو دیکھنا

مرد کا مرد کو سوائے ناف سے گھٹنے تک دیکھنا درست ہے۔

عورت کا مرد کو دیکھنا

عورت بھی مرد کو سوائے ناف سے گھٹنے تک دیکھ سکتی ہے جبکہ شہوت سے امن ہو۔

عورت کا عورت کو دیکھنا

عورت بھی عورت کے سوائے ناف سے گھٹنے تک دیکھ سکتی ہے۔

آدمی کا عورت کو دیکھنا

آدمی کا اجنبیہ کے ان حصوں کو دیکھنا جو حلال نہیں ہے، جائز نہیں ہے اگر شہوت کا خوف نہ ہو تو چہرہ اور ہتھیلیوں کو دیکھنے کی اجازت ہے خوف فتنہ کی وجہ سے مطلقاً حرام ہے۔

اگر شہوت سے امن نہ ہو

اسکے چہرے اور ہتھیلیوں کو چھونا جائز نہیں ہے اگر ایسی صغیرہ ہو جو مشتہاۃ نہ ہو اسکو دیکھنا اور چھونا دونوں جائز ہیں۔

مستثنیات

قاضی، شاہد، خاطب، معالج، حافظہ اور ختان یعنی ختنہ کرنے والا۔

متفرقات

معاملات اور دیانات میں شہادتیں

1 **معاملات میں ایک آدمی کی قول**

معاملات میں ایک شخص کا قول معتبر ہوتا ہے جبکہ دیانات میں نصاب شرط ہے۔

2 **مفسد اور مقارن**

ایک اصول یہ ہے کہ اگر کوئی مسئلہ مفسد ہو تو ایک آدمی کی شہادت کافی ہوتی ہے۔ جبکہ اگر مسئلہ مقارن ہو تو دو عادل افراد کی شہادت شرط ہوتی ہے۔

حیوانی فضلے اور انسانی فضلے کی فروخت

3 **حیوانی فضلہ**

حیوانی فضلہ بیچنا جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4 **انسانی فضلہ**

انسانی فضلہ بیچنا مکروہ تحریمی ہے







4

الاحتکار
ذخیرہ اندوزی

ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ اس کے لیے کچھ شرائط ہیں، جن میں اشیاء کی کمی، نقصان کا امکان، اور عوام کے لیے حق کا تعلق شامل ہیں۔ اگر یہ شرائط موجود نہ ہوں تو احتکار میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مدت الاحتکار

ایک قول کے مطابق ۴۰ دن ہے جبکہ عند البعض اس کا مدار عرف پہ ہے۔

شرائط الاحتکار

- تعلق حق العامة
- الاضرار
- الاقتیات

5

ایسی کی بیع جن سے معصیت کا ارتکاب ہوتا ہو

عین سے معصیت

ایام فتنہ میں اسلحہ کی فروخت جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے فساد پھیل سکتا ہے۔

عین سے معصیت نہ ہو

شیرہ وغیرہ بیچنا، جس سے شراب بنتی ہے، اس شخص کو، جو اس سے شراب بنائے، جائز ہے۔

6

حرام مال سے دین وصول کرنا

حرام مال سے دائن اپنا دین وصول نہیں کر سکتا۔ حرام مال کی آمدنی سے قرض ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

7

التسعیر:
نرخ مقرر کرنا

حاکم کیلئے تسعیر یعنی نرخ مقرر کرنا مناسب نہیں ہے، لیکن جواز تسعیر کی کچھ شرائط ہیں

تعدی

اس میں تعدی، یعنی ضرورت سے زیادہ قیمت بڑھانا، ممنوع ہے۔

مشاورة

زائد قیمتوں پر چیزوں کو فروخت کرنا، جو لوگوں کی ضرورتوں سے زیادہ ہو، جائز نہیں ہے۔

حاجة ملحة

مسلمانوں کی حفاظت کے لیے نرخ مقرر کرنا جائز ہے۔

8

معاونِ معصیت اشیاء کی اجرت

اشیاء کی اجرت

امام صاحبؒ کے ہاں درست ہے جبکہ صاحبین کے ہاں مکروہ ہے

اشخاص کی اجرت

اس کا حکم بھی اشیاء کی اجرت کی طرح ہے

9

مکہ کی زمین کی بیع

مکہ کی زمین بیچنا امام صاحبؒ کے ہاں مکروہ ہے اور عمارت بیچنا جائز ہے، صاحبینؒ کے ہاں زمین بیچنا بھی جائز ہے

10

بیع الاستجرار

ہر ایسا قرض جو نفع لائے حرام ہے

باب الکراہیۃ کے

مسائل متفرقہ

نقط قرآن
ابتداء نقط قرآن وتشعیر مکروہ تھا
اہل عجم کے لیے ضرورۃً جائز ہے۔

اہل ذمہ
اھل ذمہ کا مساجد میں (مسجد حرام میں) آنا مطلقاً جائز ہے۔
عند امام شافعیؒ مکروہ ہے

قاضی کے لیے وظیفہ
قاضی کیلئے وظیفہ مقرر کرنا ضروری ہے۔

عیادت
عیادتِ غیر مسلم جائز ہے

حقنہ
حقنہ لگانا جائز ہے۔

خدمت
خصی غلاموں سے خدمت لینا مکروہ ہے۔

لہو ولعب
لہو لعب مکروہ ہے۔(جو غافل عن ذکر اللہ کر دینے والا ہو)

کتاب احیاء الموات

علاقے کے قریب کی جگہ ہے جو لوگوں کے مرافق سے الگ ہو اور آبادی کے منافع و ضروریات اس سے متعلق نہ ہو







شرائط احیاء الموات

۱ ملوک نہ ہو

مملوک نہ ہو یا اگر ہو بھی تو دار الاسلام میں اسکا مالک معروف نہ ہو

۲ بستی سے دور ہو

بستی / گاؤں سے دور ہو یعنی اگر کوئی بندہ آبادی میں کھڑے ہو کر تیز آواز دے تو وہ وہاں سنائی نہ دے۔

۳ امام کی اجازت

اراضی موات پہ ملکیت کے لیے امام وحاکم کی اجازت بھی ضروری ہے۔

۴ تین سال کے اندر اندر احیاء

تین سال کے اندر اندر اس زمین کو زندہ کرنا یعنی قابل استعمال بنانا ضروری ہے۔

حریم کا بیان





نھرکاحریم

نھر کا حریم :عند ابی حنیفہؒ حریم نہیں ہونا چاہئیے الا یہ کہ بینۃ قائم ہوجائے اور صاحبین کے ہاں صرف منڈیر کی حد تک ہوتا کہ لوگ با آسانی چل سکیں اور اس پر مٹی وغیرہ بھی باآسانی ڈال سکیں



چشمےکاحریم

چشمے کا حریم 500 :گز حریم ہو گا با الاتفاق



کاریزکاحریم

کاریز کا حریم :جتنی ضرورت ہو اسکے بقدر باالاختلاف



کنوئیںکاحریم

کنوئیں کا حریم :اسکی دو صورتیں ہیں
(1)اگر کنواں جانوروں کو پانی پلانے کے لیے ہو تو حریم 40 گز ہو گا اور اگر کھیت وغیرہ کی سرابی کے لیے ہے تو حریم 60 گز ہو گا۔

فصل فی المیاہ

پانی کی 4 اقسام ہیں



تقسیم شدہ ارض میں جب پانی داخل ہوجائے

حقِ شُرب تو حاصل ہو گا البتہ اگر کوئی سیر ابی کے لیے پانی لینا چاہے تو اہل علاقہ اس کو منع کرسکتے ہیں۔



بڑے دریا کا پانی

بڑے دریا کا پانی، شرب کا حق تو عام ہوتا ہے البتہ شرب میں تب حق ہوتا ہے جب عمومی ضرر نہ ہو



ماء لبحار

ماء البحار، جس میں لوگوں کیلئے شِرب اور شُرب دونوں عام ہو



مملوکہ اراضی میں پانی داخل ہوجائے

اس سے حقِ شرب وشرب دونوں ساقط ہو جائیں گے۔

کتاب الاشربه

الأشربه

حرام

شراب : پھل کا کچا رس

طلاء : پھل کا پکا ہوا پانی،رس

حلال

نبیذ : کھجور اور کشمش جو کم پکایا جائے

خلیط : کھجور اور کشمش کا نقیع جب ملایا جائے اور پکایا جائے

مأخذالاشربة

میٹھی اشیاء : شہد، شیرہ

پھل : انگور، کجی، کھجور، کشمش

دودھ : گھوڑی اور گدھی کا دودھ

دانہ : گندم، جو، مکئی، باجرہ

نقیع التمر

کھجور کا نقیع بھی نشہ ہے

شراب

انگور کا کچا پانی جب ابالا جائے اور گاڑھا ہو جائے اور جھاگ پھینکنے لگے۔

نقیع الزبیب

کشمش کا نقیع تب ہے جب وہ گاڑھا ہو جائے اور جھاگ پھینکنے لگے۔

عصیرالعنب

انگور کا شیرہ جب پکایا جائے یہاں تک کہ ثلثین سے کم بھاپ بن کر ختم ہو جائے۔

شراب کے دس احکام

1 حقیقت شراب

احناف کے نزدیک انگور کا کچا پانی جب نشہ آور ہو جائے، شراب ہے۔

2 حد ثبوت الاسم

امام صاحب کے نزدیک اُبالنا اور جھاگ پھینکنا شرط ہے

3 شراب بعینہ حرام ہے سکر کی علت کا ہونا ضروری نہیں ہے

4 نجاست غلیظہ ہے پیشاب کی طرح

5 مسلمان کے حق میں غیر متقوم ہے۔

6 اس کی حلت کا قائل کافر ہے۔

7 اس سے کسی بھی قسم کا انتفاع حرام ہے۔

8 اس کے شارب کو حد لگائی جائے گی اگرچہ اس سے نشہ نہ آیا ہو۔

9 اس سے سرکہ بنانا جائز ہے،
امام شافعیؒ کے ہاں جائز نہیں۔

10 پکانے سے اس کا حکم ختم نہیں ہو گا۔



شراب کے متعلق مسائل

ظروف خمر

شراب کے ذرات ملنے کی وجہ سے ان میں شبہ تھا پھر شریعت نے اسکے استعمال کی اجازت دی۔

حقیقت تبدیل کرنا

شراب سے سرکہ بنایا جائے تو جائز ہے

اجزاء الخمر

شراب کی تلچھٹ اور اس کے ذریعے کنگی کرنا مکروہ ہے

تداوی بالخمر

خمر کے ذریعے احتقان مکروہ ہے

فصل فی طبع العصیر

1. پانی کے ذریعے جھاگ ختم
2. شیرہ / عصیر کو ملا کر پکانا
3. شراب پکانے کے ساتھ ختم ہو جائے

شکار کے اصول:



کتاب الصید

کتاب الصید ایک جامع دستاویز ہے جو شکار کے اصولوں، طریقوں اور شرعی احکامات کی وضاحت کرتی ہے۔ اس کتاب میں صید بالجوارح اور صید بالرمی کے بارے میں تفصیلی احکام شامل ہیں۔

تعریف

یہ اسم مصدر ہے بمعنی الاصطیاد
اور اسکا اطلاق ہر اس چیز پر کیا
جاتا ہے جس کا شکار کی جائے۔

وصف شرعی

شکار مباح ہے غیر محرم کیلئے
اور غیر حرم میں

ثبوت

شکار قرآن حدیث اجماع اور قیاس
تمام ادلہ اربعہ سے ثابت ہے

الاصطیاد بالجوارح

چھ شرائط کے ساتھ صید بالجوارح جائز ہے۔

- کلب معلم (سدھایا ہوا کتا)، تیندوا، شکرہ وغیرہ۔ تعلیم کلب یہ ہے کہ اس کو کھانے پر چھوڑ دیا جائے تین مرتبہ اور وہ نہ شے نہ کھائے۔ شکرہ کی تعلیم یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ آئے۔
- الجارح (زخمی کرنا)
- الإرسال (چھوڑنا)
- التسمیہ (بسم اللہ پڑھنا)
- زخم کرنا شرط ہے اگر گلا گھوٹنے سے مر جائے تو حرام ہو گا۔
- اگر جانور زندہ پائے تو اس کو ذبح کرنا۔

الاصطیاد بالرمی

مذکورہ باب میں دو بحث ہیں

شکار کی آواز سننا

اگر کسی نے کوئی آواز سنی اور اسے لگا کہ یہ شکار ہے اور پھر اس نے اس پر کلب وغیرہ کو بھیج دیا اور وہ حقیقت میں شکار ہی تھا تو اسکا کھانا جائز ہو گا

شکار کی شرائط

- تسمیہ (بسم اللہ پڑھنا)
- زخمی کرنا نہ کہ ہڈی وغیرہ توڑنا
- طلب شکار سے شکاری کا نہ رکنا
- ایک زخم کے ساتھ دوسرے زخم کو نہ ملانا
- رمی کے ساتھ موت کے لیے کوئی اور سبب نہ بننا
- رامی اہل ذکوۃٰ میں سے ہو

شرط نمبر دو زخمی کرنے کے حوالے سے کچھ نظائر

- ایسا تیر جس کے پچھلے حصے پہ کچھ نہ ہو اگر وہ چوڑائی میں شکار کو لگتا ہے تو پھر شکار کھانا جائز نہیں ہے اگر زخمی کر دے پھر جائز ہے
- غلیل کے ذریعے مارنا اگر غلیل کے ذریعے مر جائے تو بھی کھانا جائز نہیں
- پتھر پھینک کر مارنا
- لاٹھی سے مارنا
- تلوار وغیرہ کے دستے سے مارنا

خاتمہ

ایک اگر ایک ہی شکار میں دو شکاری جمع ہو گئے ایک نے شکار پر تیر پھینکا لیکن وہ اس سے زخمی نہ ہوا پھر دوسرے شکاری نے تیر پھینکا اس سے اس کو مار دیا تو اب یہ شکار دوسرے کا ہو گا اور کھانا بھی حلال ہو گا

اگر پہلے شکاری نے شکار کو زخمی کیا پھر دوسرے نے تیر پھینکا اور اس سے وہ شکار مر گیا تو شکار تو پہلے شکاری کا ہو گا البتہ کھایا نہیں جائے گا پھر سوال ہوتا ہے کہ شکار کا فائدہ کیا ہوا فرمایا کہ دوسرا شخص پہلے والے کے لیے گوشت کا ضامن ہو گا

اہم نقطہ: شکار کرنا جائز ہے ہر اس جانور کا جس کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو







كتاب الذبائح

الوصف الشرعی

ذبیحہ حلال ہونے کے لیے ذبح کرنا شرط ہے۔

انواع الذبح

ذبح کی دو قسمیں ہیں۔

- اختیاری: جانور کے سینے اور جبڑوں کے درمیان چھری وغیرہ چلانے کا نام ذبح اختیاری ہے۔
- اضطراری: جانور کے بدن کے کسی بھی حصے میں زخم لگانے کا نام ذبح اضطراری ہے۔

شروط الذبح

۱. ان یکون الذابح صاحب الملۃ السماویہ ۲. ان یکون حلالا ۳. ان یکون خارج الحرم ۴. العقل ۵. الضبط ۶. الذکر الخالص

زمان التسمیہ ومحلہ

ذبح اختیاری میں ذبح کے وقت تسمیہ پڑھنا شرط ہے مذبوح پر۔ ذبح اضطراری میں شکار کے آلے پر تسمیہ پڑھنا شرط ہے۔

موضع الذبح

ذبح حلق اور سینے کے درمیان ہوتا ہے۔

ما يجب قطعه في الذبح

ذبح میں کاٹی جانے والی رگیں چار ہیں:

- (۱) حلقوم
- (۲) مرئ
- ((۳،۴)) ودجان

آلۃ الذبح

ناخن اور دانت اور سینگ اگر جسم سے جدا ہوں تو اس سے ذبح کرنا جائز ہے یہاں تک کہ ان سے ذبح شدہ جانور کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ مکروہ ہے (کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور کو تکلیف ہوگی اس لیے اس سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔)

آداب الذبح

- مستحب ہے کہ ذبح کرنے والا اپنی چھری تیز کر لے۔
- کسی نے چھری حرام مغز تک پہنچا دی یا سر کاٹ دیا تو اس طرح کرنا ذابح کے لیے مکروہ ہے البتہ ذبیحہ کھایا جائے گا۔
- جس جانور کو ذبح کرنے کا ارادہ ہو اسے پیروں کے بل مذبح خانہ تک کھینچ کر لے جانا مکروہ ہے۔
- اسی طرح ٹھنڈی ہونے سے پہلے بکری کا سر الگ کرنا بھی مکروہ ہے۔ خلاصہ! ذبح میں جس چیز کی ضرورت نہ ہو اور اس میں جانور کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہو تو وہ مکروہ ہے۔

بحث تاسع

- جو شکار مانوس ہو جائے مثلا ہرن وغیرہ اور وہ گھر میں پالتو جانور کی طرح رہنے لگے تو اس کی زکاۃ ذبح ہے۔
- ۲. جو پالتو جانور وحشی ہو جائے مثلا گائے وغیرہ بدک گئی تو اس کی زکاۃ تیر مارنا اور زخمی کرنا ہے۔
- ۳. اسی طرح جو جانور کنویں میں گر جائے اختیاری ذبح کرنے سے عاجز ہوں تو اس کو بھی ذبح اضطراری کرنا جائز ہے۔

كيفية الذبح

- اونٹ میں نحر کرنا مستحب ہے۔ (اگر اس کو ذبح کر دیا تو جائز ہے لیکن مکروہ ہے) • گائے اور بکری میں ذبح کرنا مستحب ہے۔ (اگر ان دونوں کو نحر کیا تو جائز ہے لیکن مکروہ ہے)

خاتمہ الکتاب

- کسی نے اونٹنی نحر کی یا گائے ذبح کی اور اس کے پیٹ میں مردہ بچہ پایا تو نہیں کھایا جائے گا خواہ اس کے بال اگے ہوں یا نہ اگے ہوں۔ (یہ امام صاحب کے نزدیک ہے اور یہی قول امام زفر اور امام حسن بن زیاد کا ہے)
- صاحبین کے نزدیک اگر بچے کی خلقت مکمل ہو جائے تو کھایا جائے گا۔ (یہی قول امام شافعی کا بھی ہے)

فصل

یہ فصل ان حیوانات کے بیان میں ہے جن کو کھانا حلال ہے یا حلال نہیں ہے۔ • حیوانات بریہ اور بحریہ کے حوالے سے شریعت مطہرہ نے کل 11 اصول ذکر کیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

.السبوعية
۲.الاستقذار
۳.الخبث والخبيث
٤.ورود النص
٥.النهى الانتظامى
٦.الاحترام والكرامة
٧.النجاسة والاهانة
٨.السم
٩.والاضرار
١٠.الاسكار
١١.الاهلال لغير الله

كتاب الاضحيه

لغوی معنیٰ: ایام اضحیہ میں ذبح کیے جانے والے جانور کو لغت میں اضحیہ کہتے ہیں۔

شرعی تعریف: عبادت کی نیت سے مخصوص وقت میں مخصوص دن میں مخصوص جانور کو ذبح کرنا۔

یہ کتاب 10 مباحث، توابع اور خاتمہ پر مشتمل ہے

۱ الوصف الشرعی

قربانی واجب ہے۔ یہ جمہور کا قول ہے جبکہ امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک قربانی سنت ہے۔

۲ الشرائط الاضحیہ الاربعة.

قربانی کی چار شرائط درج ذیل ہیں: • آزاد ہونا • مسلمان ہونا • مقیم ہونا • مالدار ہونا

۳ وقت الاضحیة

• بعد طلوع الفجر من یوم النحر لاھل السواد. • بعد صلاہ العید من یوم النحر لاھل الامصار.

۴ من تجب عند الاضحیه

قربانی واجب ہے اپنی جانب سے اور اپنی اولاد کی جانب سے

۵ الاشتراک في الاضحیه

شرکت کی دو قسمیں ہیں: • الشرکۃ الاصلیہ. ہر شخص اپنی جانب سے ایک بکری ذبح کرے یا ایک اونٹ یا ایک گائے سات آدمیوں کی جانب سے اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ایک گائے یا اونٹ ایک ہی شخص کی جانب سے ذبح ہونہ کے ساتھ کی جانب سے۔

• الشرکہ الطارئۃ. اگر تنہا کسی نے قربانی کی نیت سے کوئی گائے خریدلی پھر قربانی کرنے سے پہلے پہلے دیگر چھ آدمیوں کو شریک کر لیا تو استحسانا یہ قربانی جائز ہے اور قیاسا جائز نہیں ہے۔

۶ ایام الاضحیة

الوقت الجائز. قربانی جائز ہے تین دن یوم النحر اور اس کے بعد دو دن۔ یعنی 10-11-12 ذوالحجہ۔

• الوقت الافضل. ان ایام افضل پہلا دن ہے یعنی 10 ذوالحجہ۔

• الوقت المکروہ۔ ان ایام کی راتوں میں ذبح کرنا جائز ہے مگر یہ مکروہ ہے (کیونکہ رات کے اندھیرے کی وجہ سے ذبح میں غلطی کا احتمال موجود ہے۔)

(ایام النحر ثلاثۃ: 10 11 12 ذوالحجہ) (ایام التشریق ثلاثۃ: 11 12 13 ذوالحجہ)

٧ مايجزيء الاضحيه ومالا يجزيء

- اندھے کانے اور ایسا لنگڑا جانور جو مذبح تک نہ جا سکے اور بہت دبلا جانور ان سب کی قربانی درست نہیں۔
- جس جانور کا اکثر کان یا دم کٹی ہوئی ہو یا وہ بیمار ہو تو اس کی بھی قربانی جائز نہیں
- جس جانور کی پیدائشی کان نہ ہو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔
- وہ جانور جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا اسی طرح سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں تو اس کی قربانی بھی جائز ہے
- خصی جانور دیوانہ جانور اور خارش والا جانور اگر موٹا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔
- غرض جانور کے وہ اعضاء جن سے مقصود متعلق ہوتا ہے ان کا عیب دار ہونا تو صحت قربانی کے لیے مضر ہے لیکن وہ اعضاء جس سے کوئی مقصود متعلق نہیں ہوتا ان کے معیوب ہونے یا نہ ہونے سے قربانی پر کوئی اثر نہیں پڑتا
- وہ جانور جس کے دانت نہ ہوں تو امام یوسف کے ہاں اگر اتنے دانت باقی ہوں کہ جن سے چارہ کھا سکتا ہو تو قربانی جائز ہے

٨ مايجوز في الاضحية ومالا يجوز

- حیوان الاضحیة: (الابل والبقر والغنم.)
- سن الاضحیة: ان سب جانوروں میں ثنی (دو دانت والا بچہ) یا اس سے بڑا قربانی کے لیے کافی ہو جائے گا سوائے بھیڑ کے کیونکہ بھیڑ میں قربانی کے لیے جزع (چھ یا سات ماہ کا بچہ) بھی کافی ہے

٩ اجزاء الاضحية

١. (لحم) ٢. (جلد)٣. (صوف)٤. (لبن) قربانی کرنے کے بعد گوشت خود بھی کھا سکتا ہے چاہے خود مالدار ہو اور مالداروں کو بھی کھلا سکتا ہے اور فقیروں کو بھی کھلا سکتا ہے اور تین دن سے زیادہ جمع کر کے بھی رکھ سکتا ہے۔ مستحب یہ ہے کہ گوشت کا صدقہ تہائی سے کم نہ ہو اور قربانی کی کھال کو صدقہ کرنا چاہیے۔ اور ذبح کرنے سے پہلے قربانی کے جانور کی اون کاٹنا اور اس سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے۔ قربانی کے جانور سے دودھ نکال کر اس سے فائدہ اٹھانا بھی مکروہ ہے۔

١٠ آداب ذبح الاضحية

افضل یہ ہے کہ قربانی کرنے والا قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے بشرطیکہ اچھی طرح ذبح کر سکتا ہو اور اگر خود اچھی طرح ذبح نہ کر سکتا ہو تو پھر دوسرے سے مدد لے سکتا ہے اور جب دوسرے سے مدد لے رہا ہو تو خود قربانی کے پاس حاضر رہے۔ کتابی یعنی یہودی یا نصرانی کا قربانی کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔

توابع الباب

الغلط في ذبح الاضحيه. • اگر دو آدمیوں کے قربانی کے جانور تھے دونوں نے غلطی سے اپنے جانور کے بجائے دوسرے کا جانور ذبح کر دیا تو دونوں کی قربانی ادا ہو جائے گی اور کسی پر کسی کا ضمان لازم نہیں ہو گا اور یہ استحسان کے طور پر ہے۔ • اس کا اصل یہ ہے اگر کسی نے دوسرے کی قربانی بغیر اس کی اجازت کے ذبح کر دیا تو یہ اس کے لیے حلال نہیں ہے اور ذابح اس کی قیمت کا ضامن ہو گا۔

خاتمة الباب

الفرق بين الاضحية المغضوبة والمودعة. • اگر کسی نے دوسرے کی بکری غصب کر کے اس کی قربانی کر دی تو غاصب اس کی قیمت کا ضامن ہو گا اور اس کی قربانی جائز ہو گی۔
• اس کے بر خلاف اگر اس کے پاس کوئی بکری امانت کے طور پر ہو اور یہ اس کی قربانی کر دے تو قربانی نہیں ہو گی۔

کتاب الرھن

لفظی تعریف

کسی چیز کو روکنا چاہے جس سبب سے بھی ہو۔

اصطلاحی تعریف

کسی شئ کو ایسے حق مالی کے بدلے روکنا کہ اس حق سے استفادہ ممکن ہو۔

رھن کا ثبوت

کتاب اللہ — سنت رسول ﷺ

اجماع — قیاس

شرائط

راہن اور مرتھن کیلئے شرط

ان حضرات کیلئے ایک ہی شرط ہے اور وہ ہے عقلمند ہونا

مرھونہ شئی کی شرط

اہم شرط یہ ہے کہ وہ مبیع بننے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

ارکان رھن

ارکان رہن دو ہیں ایجاب اور قبول ۔ تمام معاملہ رہن مقبوض کے ساتھ ہے۔

دین کی اقسام

دین ضعیف

دین ضعیف: غیر مال کے بدلے رہن رکھوانا جیسے بدل خلع وغیرہ۔ حکم: دین ضعیف کے بدلے رہن رکھوانا جائز نہیں ہے

دین متوسط

تجارتی لین دین کے علاوہ ہو مثلاً کوئی شخص کسی شی کی تجارت تو نہیں کرتا لیکن شے کو بھیج کر رہن رکھواتا ہے۔ حکم: دین متوسط کے بدلے بھی رہن رکھوانا جائز ہے ۔

دین قوی

وہ دین جو تجارتی لین دین کے بدلے ہو جسکو دین صحیح بھی کہا جاتا ہے۔ حکم: دین قوی کے بدلے رہن رکھوانا جائز ہیں۔

شرائط رھن

عقود علیہ کی جانب سے

مکمل طور پر منفصل ہونا یعنی کہ مرتھن شے مرھون پر اس حال میں قبضہ کریں کہ وہ متفرق نہ ہو، مشغول نہ ہو اور مشاع نہ ہو تو پھر ہی عقد نام ہو گا۔ مذکورہ تین حالات سے خالی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتصالات ثلاثہ سے خالی ہو۔

اتصالات ثلاثہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

(1) اتصال معنوی: اتصال معنوی سے مراد یہ ہے کہ وہ شی مشاع ہو اور مشاع چیز بطور رہن رکھوانا صحیح نہیں ہے۔

(2) اتصال حسی خلقی: اسکی مثال یہ ہے کہ درخت پر گئے ہوئے پھلوں کو بطور رہن رکھوانا

(3) اتصال حسی صنعی: مثلاً کسی اور کی ملکیت کے ساتھ مشغول ہونا یہ بھی درست نہیں ہے۔

معقود بہ کی جانب سے

رہن دین مضمون کے بدلے ہی رکھوانا درست ہے۔

دین مضمون میں لفظ مضمون پر کلام

مضمون کی دو قسمیں ہیں

(1) مضمون بنفسہ ہے: یعنی ایسے شے کے بدلے ہو کہ اگر اسکی مثل چیز لینا پڑے تو مثل موجود ہو۔

(2) مضمون لغیرہ: کسی نے کوئی چیز بیچ دی ابھی تک پیسے بھی نہیں دیئے اور قبضہ بھی نہیں ہوا لہذا اگر اس حالت میں وہ چیز ہلاک ہو جائے تو معاملہ اور دین دونوں ختم ہو جائیں گے۔ لہذا ایسی صورت میں رہن رکھوانا درست نہیں ہے۔ ایسا ہی امانات کے بدلے بھی رہن رکھوانا درست نہیں ہے۔

اب جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ مرھونہ شے مضمون ہو تو مضمون کس کے بدلے ہو گا؟ تو عند الاحناف دین اور قیمت میں سے جو اقل ہو اسکے بدلے مضمون ہو گا اگر وہ چیز ہلاک ہو جائے تو دیکھیں گے کہ اس کی قیمت اور دین برابر ہے یا نہیں، اگر برابر ہو تو مرتہن اپنے حق کو مکمل طور پر وصول کرنے والا ہو گا۔ اگر قیمت دین سے زیادہ ہو تو اضافہ بطور امانت ہو گا مرتھن کے پاس اور اگر قیمت کم ہو تو دین سے اس کے بقدر ساقط ہو گا باقی مرتہن راہن سے وصول کرے گا جو اضافی رقم ہے۔

احکامِ رھن

حکم رھن :

حکم رہن کے حوالے سے اختلاف ہے۔عند الشوافع :امام شافعی "کے ہاں رہن امانت ہے۔ لہذا مرھونہ شے کی ہلاکت سے دین ساقط نہیں ہو گا۔ عند الاحناف :احناف کے ہاں رہن مرتھن کے ضمان میں داخل ہو جائے گا اگر وہ ہلاک ہو تو دینبھی ساقط ہو گا .ہر ایک مذہب کی مستقل دلیل ہے۔

مرتھن کا راہن سے قرض کا مطالبہ:

مرتھن راہن سے دین کا مطالبہ کر سکتا ہے اور جب وہ مطالبہ کرے تو اسے رہن کو حاضر کرنے کا حکم دیا جائے گا اور جب وہ حاضر کر دے تب پہلے دین وصول کیا جائے گا۔ پھر رہن حوالے کیا جائے گا۔ اور اگر دوسرے شہر میں مطالبہ ہو تو اسے احضار رہن کا مکلف نہیں بنایا جائے گا۔

مرتھن کے قبض میں رہن کے احکام

اگر مرھونہ شی مرتہن کے قبضے میں ہو تو وہ اسکو بلا اجازت آگے نہیں بیچ سکتا یہاں تک کر راہن قرضہ ادا کر دے اور اگر بعض دین ادا کر دے تو بھی مکمل دین کے ادا کرنے تک مرھونہ شے کو اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

مرتھن کا رہن سے فائدہ اٹھانا حرام ہے

:مرتھن خود رہن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ البتہ اگر وہ کسی اپنے اہل وعیال میں کسی اور کے پاس رہن رکھوانا چاہے تو رکھوا سکتا ہے۔

رہن کے نفقہ کے احکام

مرھونہ شے کی حفاظت کہ ذمہ داری مرتہن پہ ہے۔ جبکہ بقا کی ذمہ داری راہن پہ ہے۔

عادل کے ہاتھ پر رہن رکھنے کے حوالے سے پانچ احکام

01 عادل کا مرھونہ شیٔ بیچنا :اگر راہن نے عادل کو مرھونہ چیز کے بیچنے کا وکیل بنایا اور اسنے نقد یا ادھار کے ساتھ بیچ دیا تو یہ جائز ہو گا

02 عادل کا رھن کو بطور ودیعت رکھنا :اگر راہن یا مرتھن یعنی بالاتفاق دونوں نے عادل کے پاس رہن رکھوایا اور اسے آگے ودیعت کے طور پر رکھنے کی بھی اجازت دی تو یہ صورت بھی جائز ہے

03 عادل کا رہن چھوڑ کر غائب ہونا۔ اگر عادل شخص رہن چھوڑ کر جو غائب ہو گیا ہو اوررہن جس کے پاس ہو وہ رہن نہ دے تو قاضی راہن کو مجبور کرے گا قرضے کی ادائیگی کے لیے

04 عادل کا رہن سمیت غائب ہونا :مذکورہ صورت میں بھی قاضی راہن کو قرض ادا کرنے پر مجبور کرے گا۔

05 مودع کا رہن سے انکار کرنا :اگر عادل کا مودع رہن سے انکار کرے تو مرتہن راہن سے کسی بھی چیز کا مطالبہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ رہن کو ثابت کریں۔

وہ چیزیں جن کو بطور رہن رکھنا جائز ہے:

وہ تمام اشیاء بطور رہن رکھنا جائز ہے جو اتصالات ثلاثہ سے خالی ہوں جو کہ مندرجہ زیل ہیں۔1۔ اتصال معنوی 2۔ اتصال حسی خلقی 3۔ اتصال حسی صنعی

وہ چیزیں جن کے بدلے رہن رکھوانا جائز نہیں ہے۔

- امانات
- ودائع
- عواری
- مضاربات
- مال الشرکہ

"مسئلہ الابریق"

امام ابو حنیفہ کے ہاں وزن کا اعتبار ہو گا۔

صاحبین کے ہاں قیمت کا اعتبار ہو گا:

گر چاندی یا سونے کا لوٹا بطور رہن رکھوایا اور پھر وہ ضائع ہو گیا تو اگر قیمت اور دین اور وزن سب برابر ہوں تو بالاتفاق دین ختم ہو جائے گا چاہے وہ جید ہو یا ردی

اگر وہ توڑ دیا گیا تو پھر اس کی تین صورتیں ہیں۔

اختلافی صورت

اگر قیمت اور وزن برابر ہو تو شیخین کے ہاں راہن کو مرہونہ شے کے چھڑانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اس لیے کہ اب رجوع بالنقصان کی کوئی صورت نہیں ہے اگر چھڑانا چاہے پھر مرتھن کو قیمت کا ضامن بنا لیں تا کہ وہ رہن رہے امام محمد کے ہاں چاہے نقصان کے ساتھ چھڑائے یا بغیر نقصان کے چھڑائے اس کو دین سے ختم کریں حالت انکسار کو حالت ہلاک پر ہی محمول کیا جائے گا۔

اختلافی صورت

اگر قیمت وزن سے زیادہ ہو تو امام صاحب کے ہاں جمیع قیمت کا ضامن ہو گا تا کہ وہ بطور رہن رکھیں امام ابو یوسف کے ہاں لوٹے کے چھ حصے بنائیں گے پانچ کو وصول سمجھ لیں گے اور ایک حصہ بطور رہن ہو گا امام محمد کا قول کافی تفصیلی ہے جو کہ صاحب ہدایہ نے بیان کیا ہے۔

اتفاقی صورت

اگر قیمت وزن سے کم ہو تو قیمت کا ضامن ہو گا بالاتفاق۔

توابع الباب

- مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ شراب کو رہن رکھوائے ۔ نہ ہی مسلمان اور ذمی کے درمیان جائز ہے۔
- دین کے بدلے رہن رکھوانا مثلاً غلام کو خریدا اور اس کی قیمت بطور رہن رکھوانا
- باپ کیلئے جائز ہے وہ چھوٹے بچے کے مال سے رہن رکھوائے ۔ اس پر صاحب کتاب نے کافی تفصیل فرمائی ہے
- نقود اور مثلیات کو رہن رکھوانا جائز ہے اسی مسئلہ کے تحت ایک بہت اہم مسئلہ "مسئلہ الابریق " بھی ذکر ہوا ہے جو مختلف فیہ ہے
- ہن بالثمن رکھوانا جائز ہے جبکہ وہ شے مرہونہ معین ہو یہ حکم بطور استحسان ہے۔اسی طرح اگر کسی نے کوئی کپڑا خریدا اور ثمن نہ دیا اور کہا کہ یہی کپڑا ادائیگی ثمن تک اپنے پاس بطور رہن رکھ لو تو یہ جائز ہے۔

باب الرهن الذي يوضع على يد العدل

بحث اول
اگر راہن اور مرتھن دونوں رہن کو ایک عادل شخص کے ہاتھ پر رکھوائیں تو جائز ہے بشرطیکہ یہ کہ دونوں متفق ہوں۔

بحث ثانی
مرتہن اور راہن کو اس سے واپس لینا جائز نہیں ہے۔

بحث ثالث
اگر دین کی ادائیگی کے وقت مرتہن یا راہن عادل کو یا کسی اور کو وکیل بالبیع بنائیں تو یہ وکالت جائز ہے۔

بحث رابع
اگر راہن مر جائے تو وہ معزول عن الرہن نہیں ہو گا اور وکیل کو مرہونہ شے کے بیچنے کا اختیار ہو گا ایسے ہی اگر مرتہن مر جائے تو بھی وکیل اپنی وکالت پر ہی رہے گا۔

بحث خامس
راہن کی غیر موجودگی میں قاضی عادل کو بیع پر مجبور کرے گا۔

بحث سادس
اگر رہن میں کوئی مستحق نکل آیا بعد اس کے کہ وہ مرہونہ شے بیچ چکا تھا اور مستحق نے عادل کو ضامن بنایا تو عادل کو اختیار ہے چاہے تو راہن سے قیمت لے یا چاہے تو مرتہن سے واپس قیمت لے لیں اور معاملہ راہن پر چھوڑ دیں ایسا ہی اگر وہ شے بیچنے کے بعد ہلاک بھی ہو جائے تب بھی یہی صورت ہے۔

فصل في التعدد

رہن کا متعدد ہونا
اگر ایک چیز سے زیادہ رہن رکھوایا تو کچھ رقم دینے سے کسی بھی مرھونہ شے کو واپس نہیں لے سکتا یہاں تک کہ وہ مکمل قرض ادا کریں

مرتہن کا متعدد ہونا
اگر کسی نے دو آدمیوں کے پاس رہن رکھوایا جن دونوں کا اس پر قرض تھا تو یہ بھی جائز ہے

راہن کا متعدد ہونا
اگر دو آدمیوں نے رہن رکھوایا جن دونوں کا قرض تھا کسی ایک آدمی کے پاس تو بھی جائز ہے اور وہ رہن کل دین کے بدلے ہو گا

باب التصرف في الرهن

بیع
اگر راہن مرتہن کی اجازت کے بغیر مرہونہ شے بیچ دے تو یہ بیع موقوف ہو گی اجازت مرتہن پر ہاں اگر قرضہ ادا کر لیں تو بھی یہ جائز ہو گی اور اگر مرتہن بیع کی اجازت نہ دیے اس کو فسخ کر دیں تو ایک روایت کے مطابق فسخ ہو جائے گی ایک کے مطابق فسخ نہیں ہو گی اور یہی اصح ہے۔

الاعتاق
اگر راہن رہن میں رکھے ہوئے غلام کو آزاد کر دے تو یہ آزادی نافذ ہو گی جبکہ امام شافعی کے بعض اقوال سے ثابت ہے کہ یہ نافذ نہیں ہو گی۔

مدبر بنانا
اگر راہن غلام کو مدبر بنائے تو یہ بھی جائز ہے۔

ام ولد بنانا
اگر راہن باندی کو ام ولد بنا لیں جو کہ بطور رہن ہو تو یہ بھی جائز ہے۔

استھلاک
اگر راہن رہن کو ہلاک کر دے تو یہ بھی عتاق کی طرح ہے یعنی وہ ضامن ہو گا مرتہن کے لیے اور اگر اجنبی ہلاک کر دے تو اس سے قیمت لی جائے گی اگر مرتھن خود ہلاک کر دے تو اسے بھی قیمت تاوان دینا پڑے گا اور اگر قیمت میں کوئی کمی ہو جائے وہ دین سے سقوط کو واجب نہیں کرتی۔

الاعاره
اگر مرتہن رہن کو بطور عاریت دے دے تو یہ مرتہن کے ضمان سے نکل جائے گا اگر وہ راہن کے پاس ہلاک ہو جائے تو ہلاک بغیر شے ہو گا ایسا ہی حکم اجنبی سے متعلق بھی ہے اسی طرح اگر کسی اور سے بطور رہن رکھنے کے لیے کوئی شے لی تو یہ بھی جائز ہے۔

رہن پر جنایت کرنا
راہن کو رہن پر جنایت کرنا مضمون ہو گا

رہن کا جنایت کرنا
راہن کا رہن پر یا مرتہن پر جنایت کرنا یا ان کے مال پر جنایت کرنا یہ بے کار ہو گا یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ رہن کا مرتہن پر جنایت کرنے کا اعتبار کیا جائے گا۔

مرہونہ شئ کی قیمت میں کمی

اگر کسی نے کوئی غلام بطور راہن رکھوایا ہزار کے بدلے بعد میں اس کی قیمت کم ہو کر ایک سو روپے ہو گئی اور پھر اسے کسی اور نے قتل کیا اور قاتل سے تاوان بھی لے لیا گیا اور قرض کی ادائیگی کا بھی وقت آگیا اور مرتھن نے ایک سو روپے پر قبضہ کیا تو اب باقی کے لیے وہ راہن پر رجوع نہیں کرے گا وجہ یہ ہے کہ قیمت میں کمی سے دین کا سقوط لازم نہیں ہے

وصی اور راہن کے احکام

- ❖ اگر راہن مر جائے تو وصی راہن (مرہونہ شے) کو بیچے گا اور قرضہ ادا کرے گا۔
- ❖ اگر کوئی وصی نہ ہو تو قاضی کسی کو اس پر وکیل بنائے گا۔
- ❖ اگر میت پر قرضہ ہو اور وصی بعض ترکہ کو بطور راہن رکھوالے ایک غریم کے پاس تو یہ جائز نہیں ہے
- ❖ اگر وصی خود راہن طلب کرے تو بھی درست ہے

فصل فی المتفرقات مذکورہ فصل میں چھ ابحاث متفرقہ ہیں

1 **مالیت رہن کا ختم ہونا پھر اس کا واپس لوٹ آنا کل یا بعض:** اگر کسی نے عصیر کو بطور رہن رکھوایا اور اس سے شراب بنا پھر وہ سرکہ میں تبدیل ہو گیا اور قیمت میں کمی نہیں آئی تو یہ رہن ہی رہے گا اور بعض مالیت لوٹ آئے تو پھر وہی حصہ جس کی مالیت لوٹ آئی ہے وہ ہی بطور رہن ہو گا مثلا بکری بطور رہن رکھوائی وہ مر گئی اور اس نے کھال کو دباغت دے کر استعمال کیا تو اس کھال کی جو قیمت ہو گی وہ ہی صرف بطور رہن ہو گی

2 **رہن کے تابع چیز میں اضافہ:** اگر رہن کی تبعیت میں اضافہ ہوا تو وہ بھی بطور رہن ہو گا اگر ہلاک ہو جائے تو بغیر شئ کے ہلاک ہو گا لیکن اگر اصل ہلاک ہو جائے تو پھر اس نماء کو چھڑانے کے لیے دونوں کی قیمتوں کا اعتبار ہو گا یعنی فیصد کے اعتبار سے وصول دین ہو گے

3 **۔ رہن کے نماء سے فائدہ حاصل کرنا:** صورۃ مسئلہ یہ ہے اگر کسی نے کسی کے پاس بکری بطور رہن رکھوائی جس کی قیمت اور دین دونوں برابر ہے اور راہن نے مرتھن سے کہا کہ اسکا دودھ دھو کے آپ پی سکتے ہیں تو اسکے بدلے اس پر کوئی ضمان نہیں آئے گا۔ نہ ہی اسکے بدلے دین سے کچھ ساقط ہو گا

4 **رہن میں اضافہ کرنا:** اگر کوئی شخص رہن میں اضافہ کرنا چاہے تو یہ جائز ہے لیکن دین میں اضافہ کرنا جائز نہیں ہے عند الطرفین۔ عند امام ابو یوسف دین میں بھی اضافہ جائز ہے

5 **رہن کو تبدیل کرنا:** اگر کوئی شخص رہن والی شے کو تبدیل کر لے اور دونوں کی قیمت ایک برابر ہو تو یہ جائز ہے مرتہن کے پاس پہلی مرہونہ شے اس وقت تک رہن ہو گی جب تک وہ دوسری اس کی جگہ نہ آجائے۔

6 **راہن کا ہلاک ہونا** بری ہونے کے بعد یا ادائیگی دین کے بعد

مذکورہ بحث میں کچھ فروق کا بیان ہے۔

- ❖ ماگر مرتھن نے راہن کو بری کر دیا دین سے یا اس کو ہبہ کیا پھر وہ رہن مرتھن کے قبضے میں ہی ہلاک ہو گیا تو یہ ہلاک بغیر شے ہو گا "استحسانا" ۔امام زفر کا اس میں اختلاف ہے
- ❖ اگر عورت نے مرد سے / شوہر سے مہر کے بدلے رہن لیا اب اس نے شوہر کو بری کیا یا ہبہ کیا یا وہ مرتد ہو گئی (العیاذ باللہ) یا اس نے خلع لے لیا تو ان تمام صورتوں میں دین کا سقوط ہو جائے گا۔
- ❖ اگر مرتہن نے مکمل طور پر راہن سے اپنا دین وصول کیا پھر رہن مرتہن کے قبضے میں ہلاک ہوا تو اب یہ دین کے بدلے ہلاک ہو گا۔

كتاب الجنايات

الانواع الخمسة للقتل

عمد

ہتھیار کے ذریعے مقتول کو مارنے کا ارادہ کیا جائے یا کسی ایسی چیز سے جو ہتھیار کے قائم مقام ہو۔ جیسے دھاری دار لکڑی دھاری دار پتھر وغیرہ۔

موجب عمد:

الموجبات الثلاثہ۔ا۔ (المأثم) ۲. (القود) ۳. (حرمان المیراث) قتل عمد میں اگر مقتول کے ولی معاف کر دیں یا صلح کر لیں تو اب قصاص ساقط ہو جائے گا۔

شبہ عمد

شبہ عمد کی تعریف میں ائمہ کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے قتل کرے جو ہتھیار نہ ہو اور نہ ہتھیار کے قائم مقام ہو۔ صاحبین کے نزدیک اگر آدمی کو بڑے پتھر سے مارے یا بڑی لکڑی سے مارے جس سے آدمی مر سکتا ہے تو وہ قتل عمد ہے یہی قول امام شافعی کا ہے۔ صاحب ہدایہ کے نزدیک شبہ عمد یہ ہے کہ قتل ایسی چیز سے کرے جس سے عموما آدمی مرتا نہ ہو۔

وجب شبه العمد:

. تمام ائمہ کے نزدیک شبہ العمد کے چار موجبات ہیں۔(۱) الاثم (۲) الکفارہ (۳) الدیہ المغلظہ علی العاقلہ (۴) حرمان المیراث

خطا

خطا کی دو قسمیں ہیں: ا. خطأفی القصد. یہ ہے کہ کسی آدمی کو تیر مارے شکار سمجھ کر یا قاتل سمجھ رہا تھا کہ حربی ہے لیکن وہ مسلمان تھا۔ خطافی الفعل. یہ ہے کہ تیر انداز تیر کو کسی نشانے پر پھینکے لیکن وہ تیر کسی آدمی کو جا کر لگے۔

موجب الخطأ

قتل خطا کے تین موجبات ہیں۔ا. (الکفارہ) ۲. (الدیۃ علی العاقلہ) ۳. (حرمان المیراث)

جاری مجری خطا

قتل قائم مقام خطا یہ ہے کہ کوئی آدمی سویا ہوا ہو اور کسی دوسرے آدمی پر کروٹ لے لے جس کی وجہ سے وہ مر جائے۔

موجب الجاري مجرى الخطا

اس کے بھی تین موجبات ہیں۔ا. (الکفارہ) ۲. (الدیۃ علی العاقلہ) ۳. (حرمان المیراث).

قتل بالسبب

قتل بسبب یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کی ملکیت میں کنواں کھودے یا دوسرے کی ملکیت میں پتھر رکھے پھر کوئی آدمی کنواں میں گر کر مر جائے یا پتھر گرے کوئی زخمی ہو کر مر جائے۔۔

موجب القتل بالسبب

ا. (الدیۃ علی العاقلۃ)• قتل بسبب میں نہ تو کفارہ واجب ہے اور نہ ہی حرمان المیراث ہے۔• امام شافعی کے نزدیک اس کا حکم قتل خطاء کی طرح ہے۔

خاتمة الباب

شبہ عمد صرف جان کے قتل کرنے میں ہوتا ہے اور مادون النفس میں سب عمد ہی ہے لہذا اس کے بدلے میں قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ دیت پر صلح کر لے۔

باب ما یوجبہ القصاص وما لا یوجبہ

یہ باب پانچ ابحاث پر مشتمل ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

القتل الذي يوجب القصاص والذي لا يوجبه

قصاص ہر اس شخص کے قتل کرنے کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جو ہمیشہ کے لیے محفوظ الدم ہو اور اس کو عمداً قتل کیا جائے۔

من يقتص بقتله وما لا يقتص

اس کے کل چار صورتیں ہیں جن میں سے تین اتفاقی ہیں اور ایک اختلافی صورت ہے۔

- القتل الحر بالحر
- القتل الحر بالعبد
- القتل العبد بالعبد
- القتل العبد بالحر

- احناف کے ہاں چاروں صورتوں میں قصاص لیا جائے گا۔
- امام شافعی کے ہاں سوائے دوسری صورت کے بقیہ تین میں قصاص لیا جائے گا۔

آلہ قصاص

قصاص تلوار ہی کے ذریعے لیا جائے گا۔ امام شافعی کے نزدیک قاتل نے جس طرح قتل کیا ہے اسی طرح اس سے بھی قصاص لیا جائے گا بشرطیکہ یہ کہ وہ فعل مشروع ہو۔ (اگر اس صورت میں قاتل مر گیا تو ٹھیک ورنہ تلوار کے ذریعے اس کی گردن الگ کی جائے گی)

من لہ ولاية القصاص

اس میں پانچ قسم کے مسائل ہیں۔

۱ **ولایۃ قصاص المکاتب** اگر مکاتب کو کسی نے عمداً قتل کیا اور اس کے لیے کوئی وارث نہ ہو آقا کے علاوہ تو آقا کے لیے قصاص لینے کا حق ہو گا اگرچہ مکاتب نے اتنا مال چھوڑا کہ مال کتابت ادا ہو جائے۔ یہ شیخین کے نزدیک ہے جبکہ امام محمد کے نزدیک اس میں قصاص نہیں ہے۔

۲ **ولایۃ قصاص المرھون** اگر عبد مرھون کو مرتہن کے قبضہ میں قتل کر دیا جائے تو قاتل پر قصاص واجب نہیں ہو گا جب تک راہن اور مرتہن دونوں جمع نہ ہو جائیں۔

۳ **ولایۃ قصاص المعتوہ** اگر عمداً پاگل کا ہاتھ کاٹ دیا ہو تو باپ کو اس کے قصاص دینے کا حق ہے

۴ **ولایۃ قصاص ولی المعتوہ** اگر معتوہ کا ولی قتل کر دیا گیا تو معتوہ کے باپ کو یہ حق ہے کہ وہ مقاتل سے قصاص لے۔ معتوہ کے باپ کو دیت پر صلح کرنے کا بھی حق ہے

۵ **ولایۃ القصاص عند اجتماع الاولیاء** اگر کوئی شخص قتل ہوا اور اس کے اولیاء میں چھوٹے بچے بھی ہیں اور بھی ہیں تو بڑے کو یہ حق ہے کہ قاتل کو قصاصاً قتل کرے یہ امام صاحب کے نزدیک ہے صاحبین فرماتے ہیں کہ جب تک چھوٹے بالغ نہ ہو جائیں بڑے قصاص نہ لیں

المسائل الخمسة المتفرقه

- **الضرب بما هو مركب من آلة القتل وغيرها** اگر کسی نے کسی آدمی کو بیلچہ مار کر قتل کر دیا اگر بیلچے کے لوہے کے حصے سے وہ قتل ہوا ہے تو قصاص لیا جائے گا اگر لکڑی کا حصہ سے قتل ہوا ہے تو قاتل پر دیت ہے۔
- **القتل بالتفريق في الماء** اگر کسی نے کسی آدمی کو پانی میں ڈبو کر قتل کر دیا تو امام صاحب کے نزدیک اس پر قصاص نہیں ہے۔ جبکہ صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک قصاص لیا جائے گا۔
- **سراية الجرح الى القتل** اگر کسی نے کسی آدمی کو عمداً زخمی کیا اور وہ مجروح صاحب فراش رہا یہاں تک کہ مر گیا تو جارح پر قصاص ہے۔
- **مثال الخطأ في القصد** اگر مشرکین سے لڑائی کے دوران ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کو مشرک گمان کرتے ہوئے قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص نہیں ہے لیکن کفارہ واجب ہے۔
- **اجتماع الافعال المختلفة في القتل** اگر کسی نے اپنا سر پھوڑا پھر دوسرے نے بھی اس کو زخمی کیا پھر تیر نے بھی اس کو زخمی کیا پھر سانپ نے بھی اس کو ڈسا اور ان تمام وجوہات کی وجہ سے یہ آدمی مر گیا تو زخمی کرنے والے پر تہائی دیت واجب ہو گی۔

باب القصاص فيما دون النفس

فصل في المسائل الاربعة في من شهر على المسلمين سيفا

- ❖ **شهر المكلف سلاحا** اگر کسی نے مسلمانوں پر تلوار نکالی تو ان پر واجب ہے کہ اس کو قتل کر دیں۔
- ❖ ۲. **شهر غير المكلف سلاحا** اگر مجنون نے دوسرے پر ہتھیار سے حملہ کیا جس پر حملہ کیا اس نے امدن مجنون کو قتل کر دیا تو قاتل پر اس کے مال میں سے دیت لازم ہے۔ امام شافعی کے نزدیک قاتل پر کوئی دیت نہیں ہے۔
- ❖ ۳. **من شهر سيفا ثم انصرف فعلى قاتله القصاص**
- ❖ ۴. **من لم يتمكن من دفع السارق او استرداد ماله منه الا بالقتل لا شيء عليه بقتله.**

خاتمہ الباب

القصاص في الاعضاء التي تنقبض تمبسط

• زبان اور ذکر میں قصاص نہیں ہے۔ • امام ابو یوسف سے منقول ہے اگر عضو خاص جڑ سے کاٹ دیا ہو تو قصاص ہو گا۔ • اگر ذکر کا حشفہ کاٹا گیا ہو تو اب اس کا قصاص ہو گا۔

ابحاث ثلاثہ

- ❖ ۔وہ اعضاء جن میں مماثلت ممکن ہے تو اس میں قصاص لازم ہو گا۔
- ❖ 2۔وہ اعضاء جن میں مماثلت ممکن نہیں ہے تو ان میں قصاص لازم نہیں ہے۔
- ❖ 3۔وہ اعضاء ان میں من وجہ مماثلت ممکن ہو اور من وجہ ممکن نہ ہو تو اس میں دو اختیار ہیں۔
- ➢ • معاف کر دے • پوری دیت لے لے

فصل في احكام الصلح بين القاتل واولياء المقتول

اس فصل میں پانچ ابحاث ہیں

الوصف الشرعي للصلح

اگر قاتل اور مقتول کے ورثاء صلح کر لیں کسی مال پر تو اب قصاص ساقط ہو جائے گا اور قاتل پر مال واجب ہو گا خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ ہو۔

١ صلح الحر القاتل ومولى العبد القاتل

اگر آزاد اور غلام دونوں نے مشترک طور پر ایک آدمی کو قتل کیا پھر آزاد نے اور غلام کے آقا نے ایک دوسرے آدمی کو حکم دیا کہ وہ اس قصاص کے بدلے ایک ہزار درہم پر صلح کر لے اب اس نے ایک ہزار درہم پر صلح کر لی تو ہزار درہم آزاد اور آقا پر آدھے آدھے ہوں گے۔

٢ عفو احد الاولياء او صلحه

اگر شریک میں سے کسی ایک نے خون معاف کر دیا یا اپنے حصہ پر صلح کر لی عوض کے بدلے تو مابقی لوگوں کا حق قصاص سے ساقط ہو جائے گا اور ان کو دیت میں حصہ ملے گا

٣ تعدد القاتل والمقتول

التعدد في جانب القاتل

اگر ایک جماعت نے ایک آدمی کو عمدا قتل کیا تو سب سے قصاص لیا جائے گا۔

التعدد في جانب المقتول

اگر ایک آدمی نے ایک جماعت کو قتل کر دیا اور مقتولین کے ورثہ حاضر ہوئے تو قاتل کو پوری جماعت کے لیے قتل کیا جائے گا اور مقتولین کے ورثہ کے لیے اس قصاص کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

اگر مقتولین کے ورثہ میں سے کوئی ایک حاضر ہوا تو اس کے لیے قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور باقی اولیاء کا حق ساقط ہو جائے گا۔

جبکہ امام شافعی کے نزدیک قاتل نے جس پہلے آدمی کو قتل کیا تھا اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا

جس شخص پر قصاص واجب تھا وہ مر گیا تو اس سے قصاص ساقط ہو جائے گا۔

البحث الرابع

تعدد القاطع او المقطوع

التعدد في جانب القاطع الجاني

اگر دو آدمیوں نے مل کر ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا تو دونوں میں سے کسی پر بھی قصاص نہیں ہو گا البتہ دونوں پر آدھی دیت ہو گی۔ • امام شافعی کے نزدیک دونوں کا ایک ایک ہاتھ کاٹا جائے گا۔

التعدد في جانب المقطوع المجني عليه

اگر ایک آدمی نے دو آدمیوں کے دائیں ہاتھوں کو کاٹا۔ پس دونوں مقطوع حاضر ہوئے تو دونوں کو یہ حق ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں اور اس سے آدھی دیت لے لیں۔ جس کو آپس میں آدھی آدھی تقسیم کر لیں خواہ قاطع نے دونوں کا ہاتھ ایک ساتھ کاٹا ہو یا یکے بعد دیگرے کاٹا ہو۔ • امام شافعی کے نزدیک یکے بعد دیگرے کاٹا ہو تو جس کا ہاتھ پہلے کاٹا گیا ہے اس کو پہلے کاٹنے کا حق ہے اور اگر ایک ساتھ ہاتھ کاٹا ہو تو قرعہ ڈال کر جس کا قرعہ نکلے اس کو پہلے کاٹنے کا حق ہو گا۔

البحث الخامس

اقرار العبد بالقصاص مقبول

اگر غلام قتل عمد کا اقرار کرے تو اس پر قصاص لازم ہو گا۔ جبکہ امام زفر کے نزدیک غلام کا اقرار صحیح نہیں ہے۔

اجتماع العمد والخطأ اگر کسی نے عمدا ایک آدمی کو تیر مارا پس تیر پار ہو کر دوسرے آدمی کو بھی لگا اور دونوں مر گئے تو اس پر پہلے کے لیے قصاص ہے اور دوسرے کے لیے اس کے عاقلہ پر دیت ہے۔

فصل في اجتماع الفعلين

اس فصل میں تین ابحاث ہیں اور ابتداء میں فاتحۃ الباب ہے۔

الجنايات الاولى والثانيه القطع والقتل

اس میں کل چھ فصول ہیں

الفصلان الاولان (اختلاف الفعلين ذاتا ووصفا)

اگر کسی آدمی نے غلطی سے دوسرے کا ہاتھ کاٹ دیا پھر ٹھیک ہونے سے پہلے عمدا قتل بھی کر دیا۔ یا عمدا ہاتھ کاٹا تھا پھر غلطی سے قتل بھی کر دیا۔

الفصلان الاخران (تخلل البرء)

اگر کسی ادمی نے غلطی سے ہاتھ کاٹ دیا تھا پھر ٹھیک ہونے کے بعد غلطی سے قتل بھی کر دیا۔ عمدا ہاتھ کاٹ دیا تھا پھر ٹھیک ہونے کے بعد عمدا قتل بھی کر دیا۔ حکم: ان چاروں صورتوں میں دیت اور قصاص دونوں چیزیں لی جائیں گی اور ایک دوسرے میں تداخل نہیں ہو گا۔

الفصلان الاخيران (اختلاف الفعلين ذاتا واتحادهما وصفا)

اس میں دو صورتیں ہیں

(۱) کلاھما عمدا اگر کسی نے عمدا دوسرے کا ہاتھ کاٹ دیا پھر ٹھیک ہونے سے پہلے قاطع نے مقطوع کو عمدا قتل بھی کر دیا تو اب امام المسلمین اگر چاہے تو ولی سے کہے کہ ہاتھ کاٹ لو پھر قتل کرو اور اگر چاہے تو یہ کہے کہ یہ صرف قتل کر دو یہ امام صاحب کے نزدیک ہے۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک ہر صورت میں قتل کیا جائے گا اور ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲) کلاھما خطأ اگر قطع ید اور قتل دونوں غلطی سے ہو تو اب صرف نفس کی دیت لازم ہو گی۔

الجنايه الثالثه (الضرب)

(۱) الضرب الذي لم يبق له اثر اگر کسی نے دوسرے کو سو کوڑے مارے وہ نوے کوڑے سے ٹھیک ہو گیا لیکن اخری دس کوڑوں سے وہ مر گیا تو اس میں ایک دیت واجب ہو گی

۲: الضرب الذي بقي له اثر اگر کسی نے دوسرے آدمی کو سو کوڑے مارے اور وہ اس کو زخمی کیا اور اس زخم کا اثر ابھی باقی رہا تو حاکم جو فیصلہ کرے گا وہ واجب ہو گا۔

الفصول الثلاثة

۱
العفو المطلق والمصرح ثم السراية

اس میں دو صورتیں ہیں۔

السراية بعد العفو المطلق

اگر کسی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ دیا پھر مقطوع نے ہاتھ کاٹنے کو معاف کر دیا پھر اسی قطع کی وجہ سے مقطوع مر گیا تو قاطع پر اس کے مال میں سے دیت واجب ہو گی۔

السرایہ بعد العفو المصرح

اگر مقطوع نے ہاتھ کاٹنے کو بھی معاف کر دیا اور ساتھ قطع سے جو پیدا ہو گا وہ بھی معاف کر دیا پھر موت واقع ہوئی تو پوری نفس سے معافی ہو گئی اب نفس کی دیت لازم نہیں ہو گی البتہ اگر قاطع نے غلطی سے کاٹا ہو تو یہ معافی اس کی تہائی مال میں جاری ہو گی اور ما بقی ہے دو ثلث قاتل مقتول کے ورثا کو دے گا۔ اگر عمداً ہاتھ کاٹا ہو تو پورے مال سے معافی ہو گی یہ امام صاحب کا قول ہے۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک اگر مقطوع نے کاٹنے کو معاف کیا ہے تو یہ نفس سے بھی معاف کرنا ہو گیا لہذا نہ اس پر ہاتھ کی دیت لازم ہو گی نہ ہی نفس کے لیے لازم ہو گی۔

۲
الاعتیاز المطلق والمصرح ثم السراية

اس کی دو صورتیں ہیں

السراية بعد الاعتياض المطلق

اگر عورت نے کسی آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا پھر ہاتھ کی دیت کے بدلے مرد نے عورت سے نکاح کر لیا پھر زخم سرایت کر گیا جس کی وجہ سے آدمی مر گیا تو عورت کو مہر مثل ملے گا اگر قطع خطا ہے تو عورت کی عاقلہ پر دیت ہے اگر قطع عمد ہے تو عورت کے مال میں سے دیت دینی ہو گی یہ امام صاحب کا مذہب ہے۔

السرایہ بعد الاعتياض المصرح

اس کے بھی دو صورتیں ہیں: • عمداً اگر مقطوع الید نے قاطعہ عورت سے یہ کہہ کر نکاح کیا کہ اس زخم سے پیدا ہونے والے اثر پر نکاح کرتا ہوں یا مرد نے کہا تھا کہ پورے جرم کی دیت پر نکاح کرتا ہوں پھر شوہر اس زخم کی وجہ سے مر گیا جبکہ عورت نے عمداً یہ کیا تھا تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔ • الخطاً اگر عورت نے غلطی سے ہاتھ کاٹا تھا جس کی وجہ سے مرد مر گیا تو عاقلہ پر مہر مثل کے بقدر دیت ادا نہیں کرنی ہو گی اور مہر مثل سے جو زیادہ ہو اس میں وصیت کا حساب جاری ہو گیا یعنی مال کا تہائی عورت کے عاقلہ کو ملے گا

۳
السراية بعد استيفاء القصاص وموت المقتص له او منه

اس کی دو صورتیں ہیں.

موت المقتص له بسراية بعد القصاص في الطرف

اگر کسی کا ہاتھ کاٹا گیا جس کے بدلے میں مقطوع نے ہاتھ کاٹ لیا پھر مقطوع کا زخم سرایت کر گیا اور وہ مر گیا تو اب جس سے پہلے ہاتھ کا قصاص لیا تھا اس کو جان کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔

موت المقتص من بسرایہ بعد القصاص

اگر کسی کے لیے ہاتھ کاٹنے کا قصاص تھا اس نے ہاتھ کاٹا پھر اس کا زخم جسم تک پہنچ گیا اور وہ مر گیا تو امام صاحب کے نزدیک قاطع پر نفس دیت لازم ہو گی اور صاحبین کے نزدیک نیت لازم نہیں ہو گی

الخاتمہ

قطع الولي طرف القاتل ثم عفوه القاتل

اگر کسی کے ولی کو عمداً قتل کر دیا گیا پھر مقتول کے ولی نے اپنے ولی کے قاتل کا ہاتھ کاٹ دیا پھر ولی نے قصاص معاف کر دیا حالانکہ ولی کے لیے قصاص کا فیصلہ ہو چکا تھا یا فیصلہ نہیں ہوا تھا تو امام صاحب کے نزدیک ہاتھ کاٹنے پر ہاتھ کی دیت لازم ہو گی اور صاحبین کے نزدیک ولی پر کوئی دیت لازم نہیں ہو گی۔

باب الشهادة في القتل

فاتحة الباب:
اقامة الولي الحاضر البينة على القاتل.

ابحاث الباب

1- شهاده بعض الأولياء على عفو البعض:

اس میں دو صورتیں ہیں

1- **عدم انتصاب الحاضر خصما عن الغایب**: اگر کسی کو قتل کیا گیا اور اس کے دو بیٹے ہیں، ایک حاضر ہو اور دوسرا غائب ہو، اب حاضر بیٹھے نے قتل پر گواہ پیش کر دیا، پھر غائب بیٹا ایا، تو وہ دوبارہ گواہ پیش کرے گا- تب جا کر قصاص لیا جائے گا- یہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ہے. اور صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک غائب بیٹا دوبارہ گواہی پیش نہیں کرے گا۔

❖ 2- **انتصاب الحاضر خصما عن الغائب**: اگر قاتل نے غائب بیٹے پر گواہ پیش کیا کہ اس نے قصاص معاف کر دیا ہے تو حاضر ہو گا اور قصاص ساقط ہو جائے گا۔

اس میں چار صورتیں ہیں۔

- ❖ اگر مقتول کے تین ولی ہوں، اور ان میں دو نے تیسرے کے خلاف گواہی دی کہ اس نے قصاص معاف کر دیا ہے تو دونوں کی گواہی باطل ہو گی، اور انہیں دونوں کی جانب سے قصاص معاف کرنا سمجھا جائے گا-
- ❖ اگر قاتل نے بھی ان دونوں گواہ پیش کرنے والے کی تصدیق کر دی کہ ہاں مشہود علیہ نے قصاص معاف کر دیا ہے اور گویا کہ مجھ پر مقتول کی دیت ہے تو دیت ان دونوں کے درمیان تہائی تہائی ہو گی-
- ❖ اگر تیسرے بھائی نے ان دونوں کی تکذیب کر دی اور قاتل نے بھی تکذیب کی تو ان دونوں کو کچھ نہیں ملے گا، البتہ تکذیب کرنے والے کو تہائی دیت ملے گا-
- ❖ اگر تیسرے بھائی نے صرف دونوں بھائیوں کی تصدیق کی، لیکن قاتل دونوں بھائیوں کی تصدیق نہیں کرتا، تو قاتل مشہود علیہ کے لیے ایک تہائی دیت کا ذمہ دار ہو گا-

2- شهاده الشهود على الجرح دون القتل

اگر گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں کو ہتھیار سے مارا ہے، پھر مضروب صاحب فراش رہا یہاں تک کہ مر گیا تو اگر یہ ضارب عمدا ہو تو ضارب پر قصاص ہو گا

3- ذكر الشهود متعلقات القتل الثلاثة وعدم ذكرها

اس مسئلہ کی ۳ صورتیں ہیں

- ❖ **ذکر جمیع الشهود متعلقات القتل**: اگر قاتل کے گواہوں میں اختلاف ہو جائے دن کے بارے میں، یا شہر کے بارے میں اختلاف کریں، یا آلہ قتل کے بارے میں اختلاف کریں، تو اب دونوں کی گواہی باطل ہو جائے گی۔
- ❖ **ذکر بعض الشهود الآلة دون البعض**: اگر ایک گواہ نے کہا کہ لاٹھی سے قتل کیا ہے اور دوسرے گواہ نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کس چیز سے قتل کیا ہے تب بھی گواہی باطل ہو گی۔
- ❖ **عدم ذکر جمیع الشهود آلة القتل**: اگر دو آدمیوں نے گواہی دی کہ فلاں کو قتل کیا ہے، لیکن دونوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آلہ قتل ہمیں معلوم نہیں ہے۔ تو استحصانا اس میں دیت ہے۔ اور قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کی گواہی قبول نہ کی جائے۔

خاتمة الباب:
تكذيب المقر والشهود

اس کی ۲ صورتیں ہیں

- ❖ **تكذيب المقر له المقر في بعض ما أقربه**: اگر دو آدمیوں میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا کہ اس نے فلاں کو قتل کیا ہے، اور مقتول کے ولی نے کہا کہ تم دونوں نے مل کر اس کو قتل کیا ہے، تو ولی کو حق ہے کہ دونوں سے قصاص لے لے۔
- ❖ **تكذيب المشهود له الشهود في بعض ما شهدوا به**: اگر دو آدمیوں نے گواہی دی کہ فلاں کو فلاں نے قتل کیا ہے، پھر دوسرے دو آدمیوں نے گواہی دی کے زید کو کسی اور نے قتل کیا، اور مقتول کے ولی نے کہا کہ دونوں نے مل کر زید کو قتل کیا ہے تو چاروں کی گواہی باطل ہو گی۔

باب في اعتبار حاله القتل

1- تغير حالة المقتول

(١) تغير الحالة من العصمة الى الإباحة

اگر کسی نے کسی مسلمان کو تیر مارا لیکن جس کو تیر مارا تھا وہ اب (العیاذ باللہ) مرتد ہو گیا- اس کے بعد اس کو تیر لگا تو امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک تیر پھینکنے والے پر دیت واجب ہے۔ صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک تیر پھینکنے والے پر کچھ بھی نہیں ہے۔ (اگر مرتد ہونے کی حالات پر اس کو تیر مارا، پھر جس کو تیر مارا ہے وہ مسلمان ہو گیا پھر اس کو تیر لگا تو مارنے والے پر باالاتفاق کچھ بھی لازم نہیں ہو گا۔ اسی طرح اگر حربی ہونے کی حالت میں اس کو تیر مارا پھر وہ مسلمان ہو گیا تو مارنے والے پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا)

(٢) تغير الحالة من القيمة إلى الدية

اگر غلام ہونے کی حالت میں اس پر تیر پھینکا، پھر آقا نے اس کو آزاد کر دیا، پھر اس پر تیر لگا اور وہ مر گیا تو شیخین رحمہ اللہ کے نزدیک رامی پر آقا کے لیے غلام کی قیمت واجب ہو گی۔ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جب تیر پھینکا تھا اور جب تیر لگا ان دونوں کی قیمت میں جو فرق ہو گا رامی پر وہ لازم ہو گا۔

(٣) التغير من الإباحة إلى العصمة

اگر کسی پر زنا کی وجہ سے رجم کا فیصلہ ہو چکا ہو، پھر ایک آدمی نے اس پر تیر مارا، پھر زنا کے گواہ میں سے ایک نے رجوع کر لیا پھر اس کو تیر لگا تو تیر مارنے والے پر کوئی دیت نہیں ہے

2- تغيير حالة القتل

(١) التغير من الإسلام إلى الارتداد وعكسه:

اگر مجوسی نے شکار پر تیر مارا پھر مجوسی مسلمان ہوا پھر تیر شکار کو لگا تو اس شکار کا گوشت نہیں کھایا جائے گا، کیونکہ تیر پینکتے وقت وہ کافر تھا۔ اگر تیر پھینکتے وقت وہ مسلمان تھا پھر مجوسی ہوا (العیاذ باللہ) پھر تیر شکار کو لگا تو اس شکار کا گوشت کھایا جائے گا۔ غرض اعتبار اس میں تیر پھینکتے وقت کی حالت کا ہے۔

(٢) التغيير من الاحرام إلى الحل وعكسه

اگر حرام کی حالت میں شکار پر تیر پھینکا پھر وہ حلال ہو گیا ہے پھر شکار کو تیر لگا تو اس پر شکار کا بدلہ دینا ہو گا۔ اگر حلال ہونے کی حالت میں شکار پر تیر پھینکا پھر وہ محرم ہو گیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا۔

كتاب الديات

1۔ دية شبه العمد

- شبہ عمد کے قتل میں قاتل کے عاقلہ پر دیت مغلظہ ہے اور اس کا کفارہ قاتل پر ہے۔
- شبہ عمد کا کفارہ مومن غلام کو آزاد کرنا ہے اور اگر غلام نہ ملے تو پہ در پہ دوماہ تک روزے رکھنا ہے
- شبہ عمد کی دیت شیخین کے نزدیک چار نوع کے سو اونٹ ہیں۔(۲۵) بنت مخاض)(۲۵) بنت لبون(۲۵) حقہ)(۲۵) جزعہ

2۔ دية الخطأ

- قتل خطا میں دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور کفارہ قاتل پر واجب ہوتا ہے۔
- جو کفارہ قتل شبہ عمد میں ہے وہی کفارہ قتل خطا کا بھی ہے۔
- قتل خطا میں دیت پانچ نوع کے سو اونٹ ہیں۔۱. بنت مخاض ۲. بنت لبون ۳. ابن مخاض ۴. حقہ ۵. جزعہ
- سونے سے قتلِ خطا کی دیت ایک ہزار دینار ہے۔چاندی سے 10 ہزار درہم ہے
- امام صاحبؒ کے نزدیک دیت صرف درہم دینار اور اونٹ میں منحصر ہے۔ جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک اگر ان تین کے علاوہ سے بھی دیت ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے

3۔ دية المرأة

عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔امام شافعیؒ کے نزدیک مادون النفس میں عورت سے پوری دیت وصول کی جائے گی۔

4۔ دية الذمي

مسلمان اور ذمی کی دیت برابر ہے۔امام شافعیؒ کے نزدیک یہودی اور نصرانی کی دیت 4000 درہم ہے۔اور مجوسی کی دیت 800 درہم ہے۔

فصل فيما دون النفس

1. دية الأنواع الخمسة للأعضاء

١-الأعضاء التي هي افراد:

یہ ۳ قسم کے اعضاء ہیں (۱) ناک کا نرم حصہ (۲) زبان (۳) ذکر ان اعضاء کو ہلاک کرنا گویا پوری جان کو ہلاک کرنا ہے لہذا ان تینوں میں پوری دیت لازم ہو گی.

2-الاعضاء التي هي مثنى:

یہ ۸ قسم کہ اعضاء ہیں۔۱-الحاجبین ۲-۱لعینین ۳-الیدین ۴-الرجلین ۵-۱لشفتین ۶-الاذنین ۷-الانثیین ۸-ثدیي المرآة۔ ان میں چار چیزیں مرد و عورت کے درمیان مشترک ہیں۔ جبکہ ساتویں چیز مرد کے ساتھ خاص ہے۔اور اٹھویں چیز عورت کے ساتھ خاص ہے ان تمام اعضا میں مکمل دیے تھے اور ان میں سے ایک میں نصف دیت ہے۔

3-الأعضاء التي هي أرباع:

دونوں آنکھوں کی پلکوں میں پوری دیت لازم ہو گی۔ان میں سے ایک کو کاٹنے میں چوتھائی دیت لازم ہو گی۔اور کسی نے جڑوں کے ساتھ پلکوں کے بال کو بھی کاٹ دیا تو بھی ایک ہی دیت لازم ہو گی۔

4-الأعضاء التي هي أعشار:

ہاتھ اور پیر کے ہر انگلی کی دیت 10 واں حصہ ہے اور تمام انگلیاں برابر ہیں اور اسی طرح یہ حکم پیر کی انگلیوں کا ہے(اور ہر وہ انگلی جس میں تین جوڑ ہوں تو اس کے ایک جوڑ میں انگلی کی دیت کا ثلث واجب ہو گا۔اور جس انگلی میں دو جوڑ ہوں تو اس کے ایک جوڑ میں انگلی کی آدھی دیت لازم ہو گی۔)

5-الأعضاء التي تزيد على الأعشار، وتبلغ إلى اثنين وثلاثين:

ہر دانت میں پانچ اونٹ دیت لازم ہو گی۔نوٹ: یہ دانتوں میں دیت لینے کا حکم اس وقت ہے جو غلطی سے دانت توڑا ہو ورنہ عمدا دانت توڑا ہو تو قصاص لازم ہو گا

فصل في الشجاج

الشجاج: چہرے پر اور سر پر جو زخم لگائے اس کو شجاج کہتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ جو زخم ہو اس کو جراحۃ کہتے ہیں یہ کل ۱۰ اقسم کے زخم ہیں۔

- **الحارصة**: یہ وہ زخم ہے جس میں چھمڑی پر خراش آئے لیکن خون نہ نکلے
- **الدامعة**: یہ وہ زخم ہے جس میں خون ظاہر ہو لیکن بہے نہیں، جیسے انکھ میں آنسو
- **الدامية**: یہ وہ زخم ہے جس میں خون بہے
- **البازعة**: یہ وہ زخم ہے جو کھال کو کاٹ دے
- **المتلاحمة**: یہ وہ زخم ہے جس میں گوشت کو کاٹ دے
- **السمحاق**: وہ زخم ہے جو سمحاق یعنی جھلی تک پہنچ جائے
- **الموضحة**: یہ وہ زخم ہے جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے۔
- **الهاشمة**: یہ وہ زخم ہے جس میں ہڈی ٹوٹ جائے۔
- **المنقلة**: یہ وہ زخم ہے جس میں ہڈی کو توڑنے کے بعد منتقل کر دے
- **الآمة**: یہ وہ زخم ہے جو ام الرأس تک پہنچ جائے۔ ام الرأس وہ ہے جس میں دماغ رہتا ہے

حکم

موضحۃ سے پہلے جو چھ اقسام مذکور ان میں حکومۃ عدل ہے. اور جو موضع کے بعد کی تین اقسام ہیں اس میں دیت ہے. چاہے عمداً ہو یا خطأ دونوں کا یہی حکم ہے۔ بہر حال موضحہ میں قصاص ہے اگر عمداً ہو اگر خطا ہو تو نصف عشر دیۃ ہے. اس کے علاوہ ان کی دو اقسام اور ہیں۔ الجائفۃ: یہ وہ زخم ہے جو سینے پیٹ، پیٹھ اور دونوں پہلوں کی جانب سے جوف تک سرایت کر جائے۔ الدامغۃ: وہ زخم جو اتنا سرایت کرے کہ دماغ اپنی جگہ چھوڑ دے.

فصل فيما دون النفس

2-دية المعاني الخمسة

ادراک — البصر — السمع — الشم — الذوق

اگر سر پر مارنے سے ان ۵ میں سے کسی کو نقصان پہنچا تو پوری دیت لازم ہو گی

دية ازالة الجمال المقصود على الكمال:

داڑھی اس طرح مونڈ دی جائے کہ پھر نہ اگے اس میں پوری دیت لازم ہو گی۔ اس طرح سر کے بال کا بھی یہی حکم ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سر کے بال کاٹنے میں حکومت عدل ہے۔ مونچھ کاٹ دے تو عادل آدمی جتنی رقم کا فیصلہ کرے گا وہ دیت لازم ہو گی۔

خاتمة الباب: تفويت منفعة العضو:

اگر کسی نے کسی کے عضو کو مارا جس کی وجہ سے اس کی منفعت چلی گئی تو ضارب پر پوری دیت ہے۔ مثلاً کسی نے ہاتھ پر مارا جس کی وجہ سے ہاتھ شل ہو گیا، یا انکھ پر مارا جس کی وجہ سے انکھ کی روشنی چلی گئی وغیرہ۔ اگر کسی نے دوسرے کے ریڑھ کی ہڈی پر مارا جس کی وجہ سے منی بننا بند ہو گئی تو ضارب پر پوری دیت واجب ہو گی۔ اور اگر اسی طرح مارا کہ مضروب کبڑا بنا دیا یعنی سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا تو بھی ضارب پر پوری دیت ہے لیکن اگر کبڑا پن ختم ہو گیا تو اب ضارب پر کچھ بھی نہیں ہے۔

فصل في المسائل المتفرقة

بحث 1-حكم الاطراف الاربعة

الطرف الأول: الأصابع

ہاتھ کی ساری انگلیوں میں آدھی دیت ہے۔(اگر انگلیوں کو ہتھیلی کے ساتھ کاٹ دیا تو ان دونوں کو کاٹنے سے بھی آدھی دیت ہی لازم ہوگی۔)

الطرف الثاني: الكف:

اگر جوڑ کے پاس سے ہتھیلی کاٹ دی اور اس ہتھیلی میں ایک ہی انگلی تھی تو دیت کا دسواں حصہ لازم ہوگا۔ اور اگر اس ہتھیلی میں دو انگلیاں ہو تو اس میں دیت کا پانچواں حصہ لازم ہوگا۔ اور ہتھیلی کے لیے الگ سے کچھ لازم نہیں ہوگا۔ اور صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک ہتھیلی کی ارش کی قیمت اور انگلی کی دیت میں سے دیکھا جائے گا جو زیادہ ہوگی وہ لازم ہوں گی اور اگر ہتھیلی میں تین انگلیاں ہو تو صرف انگلی کی دیت واجب ہوگی۔ اور ہتھیلی کے لیے بالاجماع کچھ نہیں ہوگا۔

الطرف الثالث: العفو الزائد:

زائد انگلی میں عادل آدمی کا فیصلہ ہوگا۔ اسی طرح زائد دانت کا بھی یہی حکم ہے۔

الطرف الرابع: العفو الذي لم تعلم صحته:

بچے کی آنکھ، زبان اور اس کا ذکر ان میں عادل آدمی کا فیصلہ معتبر ہوگا۔ بشرطیکہ ان اعضاء کے صحیح ہونے کا علم نہ ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس صورت میں بھی کامل دیت لازم ہوگی اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد صرف رویا اور کسی نے ان ۱۳اعضاء میں سے کوئی ایک کاٹ دیا تب بھی حکومت عدل ہے۔

بحث 2-متى تتداخل الجناية ومتى لا تتداخل

١-تداخل ارش الموضحة في دية العقل والشعر

گر کسی نے آدمی کو موضحہ زخم لگایا جس کی وجہ سے اس کے عقل چلی گئی یا اس کے سر کے بال اڑ گئے تو موضحہ کا ارش بھی دیت میں داخل ہو جائے گا۔

٢-عدم تداخل أرش الموضحة في دية المعاني الثلاثة

اگر موضحہ کی وجہ سے مجروح کے سننے کی قوت یا دیکھنے کی قوت یا بولنے کی قوت ختم ہو گئی، تو اب قاتل پر دیت کے ساتھ موضحہ کا ارش بھی واجب ہوگا۔ یہ شیخین رحمہ اللہ کے نزدیک ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اگر موضحہ زخم لگایا ہو جس کی وجہ سے بینائی چلی گئی ہو تو قصاص لازم ہوگا۔

بحث 3-سراية ما يمكن فيه القصاص إلى ما لا يمكن

١-سراية ما يمكن فيه القصاص إلى معنى مقصود لا يمكن فيه القصاص

اگر کسی نے کسی کو موضحہ زخم لگایا جس کی وجہ سے اس کی بینائی چلی گئی تو قصاص نہیں ہے یہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ہے اور صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک موضحہ میں قصاص ہوگا۔ لیکن علماء فرماتے ہیں کہ آنکھوں میں دیت واجب ہوگی۔

سراية ما يمكن فيه القصاص إلى عضو لا يمكن فيه القصاص

اگر کسی نہ کسی ادمی کی انگلی کو اوپر کے جوڑ سے کاٹ دیا جس کی وجہ سے پوری انگلی شل ہو گئی یا اس کی وجہ سے پورا ہاتھ شل ہو گیا تو اب نہ جوڑ میں قصاص ہوگا اور نہ انگلی میں۔ مناسب یہ ہے کہ جوڑ کے لیے دیت لازم ہو اور باقی انگلیوں اور ہاتھ میں حکومت عدل ہو۔

بحث 5: الجنايات الثالثة على السن:

الأولى: الكسر:

اگر کسی نے دوسرے کے دانت کا کچھ حصہ توڑ دیا جس کی وجہ سے پورا دانت ہی گر گیا تو اب قصاص نہیں ہوگا بلکہ دونوں کی دیت ہوگی یہ شیخین رحمہ اللہ کے نزدیک ہے۔

الثانية: القلع:

اگر کسی آدمی نے دوسرے کا دانت اکھاڑ دیا پس اس دانت کی جگہ دوسرا دانت نکل آیا تو ارش ساقط ہو جائے گی یہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ہے۔ اور صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک ارش لازم ہوگا۔

الثالثة: التحريك

اگر کسی نے دوسرے شخص کے دانت پر مارا اور وہ ہلنے لگا، تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ پھر سال بعد وہ آیا جب کہ اس کا دانت گر چکا تھا، اور سال گزرنے سے پہلے اختلاف ہو گیا کہ مارنے سے دانت گرا ہے یا نہیں، تو مضروب کی بات کا اعتبار ہوگا۔

بحث

5-الجناية التي لا يبقى لها أثر

١-الشجة التي لا يبقى لها أثر

امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک: اگر کسی نہ کسی کو زخم لگایا پھر زخم بھر گیا اور ٹھیک ہو گیا اور اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہا اور بال بھی اگ آئے تو اب دیت ساقط ہو جائے گی۔ امام یوسف رحمہ اللہ: درد ہونے کی دیت لازم ہو گی جو کہ حکومت عدل ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ ضارب پر ڈاکٹر کا جو خرچ ہو چکا ہو وہ لازم ہو گا اور دوا کی قیمت بھی لازم ہو گی۔

٢-الضرب الذي لا يبقى له أثر

اگر کسی نہ کسی آدمی کو 100 کوڑے مارے اور اس کو زخمی کر دیا پھر مضروب ٹھیک ہو گیا تو اب ضارب پر مارنے کا ارش لازم ہو گا۔ مذکورہ حکم ضرب کا اثر باقی رہنے کی صورت میں ہے اگر ضرب کا اثر باقی نہ رہا ہو تو زخم ٹھیک ہونے کے بارے میں جو ائمہ کا اختلاف گزرا اس میں بھی یہی اختلاف ہےp

بحث

6-اجتماع الجناية على الطرف ثم النفس خطأ

٢-الضرب الذي لا يبقى له أثر

اگر کسی آدمی نے خطأ دوسرے کا ہاتھ کاٹ دیا، پھر مقطوع نے ٹھیک ہونے سے پہلے ہی قاطع کو قتل کر دیا تو اب قاتل پر دیت واجب ہے، اور ہاتھ کی دیت ساقط ہو جائے گی۔

بحث

7-الضوابط الأربعة: في القصاص والدية

الأولى تتعلق بالقصاص: لا قصاص في جرم حتى يبدأ المجروح:

اگر کسی نے کسی کو زخمی کیا تو اب اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فوراً قصاص لیا جائے گا۔

الثانية تتعلق بالدية: وجوب الدية في مال القاتل:

ہر وہ قتل عمد جس میں قصاص شبہ کی وجہ سے ساقط ہو جائے تو دیت قاتل کے مال میں سے ہو گی۔

الضابطة الثالثه

ہر وہ ارش (دیت) جو صلح اور اقرار کی وجہ سے واجب ہو تو وہ بھی قاتل کے مال میں سے ہو گی۔

الضابطة الرابعة

ہر وہ جنایت جس کا مجرم خود اقرار کر لے تو اسی کا تاوان خود مجرم کے مال میں سے دینا ہو گا۔ اور اگر مجرم نے عاقلہ کے بارے میں کسی چیز کا اقرار کر لیا تو اس اقرار کا بھی اعتبار نہیں ہے۔

جناية غير المكلف

بچے اور مجنون کا قتل عمد بھی قتل خطأ ہے۔ اور اس میں دیت اس کے عاقلہ پر ہے۔ اور اسی طرح ہر جنایت جس کی وجہ سے پانچ سو درہم یا اس سے زیادہ لازم ہوتا ہو تو اس کا حکم بھی مجنون کی طرح ہے۔ اور معتوہ بھی مجنون کی طرح ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی نزدیک مجنون اور بچے کی قتل عمد عمد ہی ہے اور اس کی دیت بچے کے مال میں سے دینا ہو گی۔

فصل في الجنين

- 1-احکام جنین الحرۃ
- 2-احکام جنین الامۃ
- 3-کفارہ الجنین
- 4-خاتمہ الباب

❖ اگر کسی آدمی نے عورت کے پیٹ پر مارا جس کی وجہ سے عورت نے مردہ بچہ جنا تو ضارب پر غرہ واجب ہو گا۔ غرہ نصف عشر دیت کو کہتے ہیں یعنی 500 درہم

❖ (التعفيف في الوجوب) دیت ہمارے نزدیک عاقلہ پر ہو گی اگر پانچ سو درہم ہو۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ضارب کے مال میں سے دیت ہو گی۔ یاد رہے کہ پانچ سو درہم سے کم ہو تو عاقلہ یہ دیت ادا نہیں کرے گا۔

❖ التعليم في الأجل: اور غرہ ایک سال میں ادا کرنا واجب ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جنین کی یہ دیت تین سال میں وصول کی جائے گی۔ جنین مذکر ہو یا مونث غرہ والی دیت میں برابر ہے۔ جنین میں جو کچھ واجب ہو وہ وراثت میں تقسیم ہو گا اور ضارب جنین کے مال کا وارث نہیں ہو گا۔

باندی کا جنین اگر مذکر ہو تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ضارب پر واجب ہو گا، اگر وہ زندہ ہو گا، اور اگر مونث ہو تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ واجب ہو گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک خود جنین کی قیمت نہیں بلکہ اس کی ماں کی جو قیمت ہو اس کا دسواں حصہ ضارب پر واجب ہو گا۔

جنین میں کفارہ نہیں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جنین کا کفارہ واجب ہے۔

جنین کے بعض اعضاء ظاہر ہو چکے ہو مثلاً ماں کے پیٹ میں چار ماہ کا بچہ ہو تو وہ دیت اور کفارے کے احکام میں کامل جنین کے درجے میں ہے۔

باب ما يحدثه الرجل في الطريق

یہ باب ۷ اصولوں پر مبنی ہے جن کے ذریعے ۷ قسم کے تصرفات کے احکام کو سمجھا جاتا ہے

الأصول الاول	مباشر ہمیشہ ضمان کا ذمہ دار ہے اور متسبب صرف تعدی کی صورت میں ذمہ دار ہے۔
الأصول الثاني	جب مباشر اور متسبب دونوں ہو تو حکم مباشر کی طرف منسوب ہو گا نہ کہ متسبب کی طرف۔
الأصول الثالث	گر درمیان میں کسی مختار شخص کا عمل شامل ہو جائے تو نسبت سبب سے منقطع ہو جاتی ہے۔
الأصول الرابع	مباح عمل سلامتی کے شرط کے ساتھ مقید ہے نہ کہ مأمور۔
الأصول الخامس	ہر شخص کو اپنی ملکیت میں تصرف کا حق ہے بشرطیکہ دوسروں کو نا ک نقصان نہ پہنچے کسی اور کی ملکیت میں تصرف مالک کی اجازت کے بغیر جائز نہیں
الأصول السادس	عوامی معاملات میں تصرف کے لیے امام کی اجازت ضروری ہے۔
الأصول السابع	مامور عمل سلامتی کے شرط سے آزاد ہے، جبکہ مباح اور مندوب عمل سلامتی کی شرط سے مقید ہے، بشرطیکہ حرج نہ ہو۔

التصرفات السبعة

التصرف الاول: إخراج بناءإلى الطريق:

الامرالاول: الخصومةفي الدفع أوالمنع: اگر کسی نے بڑے راستے کی جانب بیت الخلا نکالا یا پرنالہ یا سائبان نکالا یا اونچی نشست گاہ بنائی تو لوگوں میں سے کسی کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ اس کو دور کر دے۔

الامرالثاني: شرطاباحةالانتفاع: جس نے بیت الخلا وغیرہ راستے کی جانب نکال کر بنایا ہے تو اس کے لیے اس سے نفع اٹھانے کی گنجائش ہے بشرطیکہ اس سے عام لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے۔

الامرالثالث: ضمان المتلف: اگر کسی نے راستے میں روشندان یا پرنالہ وغیرہ نکالا، پھر وہ کسی انسان پر گر گیا جس کی وجہ سے وہ آدمی مر گیا تو اب بنانے والے کے عاقلہ پر دیت واجب ہو گی۔

التصرف الثاني: وضع شيء ضار في الطريق:

اگر کسی نے راستے میں انگارہ رکھا جس کی وجہ سے کوئی چیز جل گئی تو رکھنے والا اس کا ضامن ہو گا۔ اور اگر ہوا چلی اور ہوا نے انگارہ کو اڑا کر لے گئی پھر وہاں کوئی چیز جلا دی تو انگارہ رکھنے والا ضامن نہیں ہو گا۔

التصرف الثالث: صب الماء في الطريق:

اگر کسی نے راستے میں پانی بہایا اور اس سے آدمی ہلاک ہو جائے یا جانور ہلاک ہو جائے تو ضمان واجب ہو گا۔ اسی طرح اگر کسی نے راستے میں پانی چھڑکا یا وضو کیا، اور اس سے پھسل کر آدمی مر جائے تو ضمان واجب ہو گا۔ اور اگر کوئی جان بوجھ کر وہاں سے گزرا جہاں پانی بہایا گیا تھا پس گر گیا تو چھڑکنے والا ضامن نہیں ہو گا۔

التصرف الرابع: الحفر في الطريق:

- ❖ اگر کسی نے مسلمان کے راستے میں کنواں کھودا یا پتھر رکھا جس سے انسان ہلاک ہو گیا تو اس کی دیت اس کے عاقلہ پر ہو گی۔ اگر اس کی وجہ سے کوئی جانور ہلاک ہو گیا تو اس کا ضمان کھودنے والے کے مال میں سے ہو گا۔
- ❖ اگر کسی نے اپنی ملکیت میں کنواں کھودا یا اپنے گھر کے صحن میں کھودا تو ضامن نہیں ہو گا۔
- ❖ اگر راستے میں کنواں کھودا اور اس میں کوئی گر گیا لیکن گرنے کی وجہ سے نہیں مارا بلکہ بھوک یا غم کی وجہ سے مر گیا تو اس حوالے سے ۳ اقوال ہیں۔ امام صاحب رحمہ اللہ: کنواں کھودنے والے پر ضمان نہیں ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ: دونوں صورتوں میں ضمان لازم ہے۔ امام یوسف رحمہ اللہ اگر بھوک سے مرا ہے تو ضمان لازم نہیں ہو گا لیکن غم سے مارا تو ضمان لازم ہو گا۔

التصرف الخامس: جعل الشيء في الطريق بدون اذن الإمام:

اگر کسی نے امام کی اجازت کے بغیر پل بنایا اب ایک آدمی اس پر عمداً گزرا اور ہلاک ہو گیا تو جس نے پل بنایا اس پر ضمان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر راستے پر لکڑی رکھی، پھر کوئی آدمی عمداً اس پر گزرا تو رکھنے والے پر ضمان نہیں ہے۔

التصرف السابع: وضع شيء في المسجد بدون اذن اهله:

- ❖ **فيها الفرق بين أهل المسجد وغيرهم:** اگر کسی قوم کی مسجد ہو اور قوم میں کسی آدمی نے مسجد میں قندیل لٹکائی، یا اس میں چٹائی ڈال دی، یا اس میں کنکری ڈال دی، پھر اس کی وجہ سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا تو جس نے یہ کام کیا وہ ضامن نہیں ہو گا۔ اگر قوم کے علاوہ کسی نے یہ کام کیا تو وہ ضامن ہو گا۔ یہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ہے جبکہ صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں زمان لازم نہیں ہو گا۔
- ❖ **فيها الفرق بين الصلاة وغيرها:** اگر کوئی آدمی مسجد میں بیٹھا تھا اور وہ نماز میں ہے اور اس سے لگ کر کوئی آدمی ہلاک ہو گیا تو ضامن نہیں ہو گا۔ اور اگر نماز میں نہیں ہے تو ضامن ہو جائے گا۔ یہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ہے جبکہ صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک ہر حال میں ضامن نہیں ہو گا۔ اور اگر اہل محلہ کے علاوہ کوئی اور آدمی مسجد میں نماز کے لیے بیٹھا اور اس سے کوئی آدمی پھسل گیا اور مر گیا تو مناسب یہی ہے کہ اس پر ضمان نہ ہو۔

فصل في الحائط المائل

الحائط المائل على نوعين

الأول: المائل بقاء
اگر کسی کی دیوار مسلمان کے راستے کی طرف مائل ہو جائے۔ پھر اس کے مالک سے اس کے توڑنے کا مطالبہ کیا گیا پھر اس پر گواہ بھی بنایا پھر بھی مالک نے نہیں توڑا باوجود اس کے کہ وہ قادر تھا توڑنے پر حتی کہ وہ دیوار گر گئی تو اس کے گرنے سے جو جان یا مال ہلاک ہو جائے تو دیوار کا مالک ضامن ہو گا

النوع الثاني: الحائط المائل ابتداء
اگر شروع ہی سے دیوار جھکی ہوئی بنائی تو مشائخ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر گواہ نہ بنایا ہو تب بھی اس کے گرنے سے جو نقصان ہو اس کا ضامن ہو گا۔

الفوائد الخمسة

1: من يملك المطالبة بالتفريغ، ومنلا:
یاد رہے کہ توڑنے کا مطالبہ مسلمان کرے یا ذمی کرے دونوں برابر ہے پھر بادشاہ کے پاس مطالبہ کرے یا اسکے علاوہ کسی ذمہ دار کے پاس مطالبہ کرے، دونوں کی گنجائش

2: من يصح التقدم اليه، ومنلا؟
قاعدہ: جو آدمی دیوار گرانے پر قادر ہو، اور فضا صاف کرنے پر قادر ہو اس سے توڑنے کا مطالبہ کیا جائے تو وہ مطالبہ شمار کیا جائے گا۔ اور جو دیوار توڑنے پر قادر نہ ہو اس سے توڑنے کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا ہے مثلا مرتہن، مستاجر، مودع، کرایہ دار۔

3: التعثر والعطب بقتيل الحائط
اگر گواہ بنانے کے بعد جھکی ہوئی دیوار کسی انسان پر گر گئی اور اس کو مار دیا پھر مقتول سے لگ کر پھسل کر دوسرا آدمی بھی مر گیا تو دیوار کا مالک اس کا ضامن ہو گا۔

4: التعثر والعطب بنقض الحائط:
اگر ٹوٹی ہوئی دیوار سے ٹکرا کر کوئی آدمی مر جائے تو اس کا ضمان دیوار کے مالک پر ہو گا۔

5: التعثر والعطب بشيء موضوع على الحائط كالجرة
اگر جھکی ہوئی دیوار پر مٹکا تھا دیوار گرنے سے مٹکا گرا اور اس مٹکے سے پھسل کر کوئی آدمی مر گیا تو اگر یہ مٹکا دیوار والے ہی کا ہے تو یہی ضامن ہو گا۔

خاتمة الباب

الفصل الأول العطب يسقط الحائط المشترك
اگر جھکی ہوئی دیوار پانچ ادمیوں کے درمیان مشترک ہو، پھر ان میں سے ایک سے توڑنے کا مطالبہ کیا گیا اور اسی پر گواہ بھی بنایا گیا، پھر اس دیوار کی وجہ سے آدمی مر گیا تو جس آدمی پر گواہ بنایا تھا اس پر دیت کا پانچواں حصہ لازم آئے گا اور یہ ضمان اس کے عاقلہ پر ہو گا۔

الفصل الثاني العطب بالحفر أو البناء في الدار المشترکة
اگر گھر تین آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پھر ان میں سے کسی ایک نے باقی دو شریکوں کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا یا دیوار بنائی پھر اس سے کوئی انسان ہلاک ہو گیا تو اس پر ۲ تہائی دیت لازم ہو گی جو کہ عاقلہ پر لازم ہو گی۔ یہ امام صاحب رحمہ اللہ کی نزدیک ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں میں اس کے عاقلہ پر آدھی دیت لازم ہو گی۔

باب جناية البهيمة والجناية عليها

یہ باب ۱۲ اجزاء پر مشتمل ہے

الجزء الاول: جنايت البهيمة

اس میں ۷ ابحاث ہیں

البحث 1- أحكام الراكب
اس میں تین قسم کے مسائل ہیں

۱- **الاصابة مباشرة بدون واسطة:** سوار ہونے والا اس نقصان کا ضامن ہو گا جو جانور کچل دے، خواہ اگلے پاؤں سے کچل دے یا پچھلے پاؤں سے یا سر سے یا منہ سے کاٹ لے یا دھکا دیا ہو۔ اور سوار ضامن نہیں ہو گا اس نقصان کا جس کو جانور نے پیچھلی لات ماری ہو یا دم ماری ہو۔ اگر جانور کو راستے میں کھڑا کر دیا اور اس وقت جانور نے لات مارا تو ضمان لازم ہو گا۔

۲- **الاصابة مباشرة بواسطة:** اگر جانور اپنے اگلے پاؤں سے یا پچھلے پاؤں سے کنکریاں یا کھجور کی گٹھلیاں اڑائے، یا جانور نے غبار یا چھوٹا پتھر اڑایا جس سے انسان کی آنکھ پھوٹ گئی، یا کپڑا خراب ہو گیا تو سوار ضامن نہیں ہو گا۔ اور اگر بڑا پتھر ہو تو ضمان لازم ہو گا۔

۳- **الاصابة بالتسبب:** اگر جانور نے راستے میں لید کی یا پیشاب کیا اور اس میں پھسلنے کی وجہ سے کوئی انسان ہلاک ہوا تو سوار ضامن نہیں ہو گا۔

البحث 2- احكام السائق

سائق (پیچھے سے ہانکنے والا) اس چیز کا ضامن ہو گا جو جانور اگلے یا پچھلے پاؤں سے نقصان کرے اور قائد (آگے سے کھینچنے والا) اس چیز کا ضامن ہو گا جو جانور اگلے پاؤں سے نقصان کرے نہ کہ پچھلے پاؤں سے کہ اس میں ضامن نہیں ہو گا

البحث 3- أحكام الفارس
اس میں چھ صورتیں ہیں

أحكام الفارس

اصطدام الحرين خطأ: الدية الكاملة	اصطدام الحرين عمدا: نصف الدية	اصطدام العبدين خطأ: الهدر
اصطدام العبدين عمداً: الهدر	اصطدام الحر والعبد خطأ: على عاقلة الحر القيمة، وعلى رقبة العبد الدية إلا الزائد على القيمة	اصطدام الحرِ والعبد عمداً: هو كالسابق غير على رقبة العبد نصف الدية إلا الزائد على نصف القيمة

البحث 4- أحكام القائد

اگر کوئی اونٹوں کی قطار کھینچ رہا ہو تو جو اونٹ کچل ڈالے مالک اس کا ضامن ہو گا، لہذا اگر اونٹ نے کسی انسان کو کچل ڈالا تو دیت مالک کے عاقلہ پر واجب ہو گی۔ اور اگر قائد کے ساتھ سائق بھی ہو تو دونوں پر ضمان لازم ہو گا

البحث 5- أحكام الرابط

اگر کسی نے چلتی ہوئی قطار میں اپنا اونٹ باندھ دیا اور قائد کو اس کا پتہ نہیں تھا اور اس اونٹ نے کسی کو کچل دیا تو قائد کے عاقلہ پر اس کی دیت لازم ہو گی۔ پھر قائد کے عاقلہ اونٹ باندھنے والے کے عاقلہ سے اپنی رقم وصول کریں گے

البحث 6- احكام المرسل

ارسال کے مسائل کے حوالے سے ۴ فرق درج ذیل ہیں۔

۱- **الفرق بين إرسال البهيمة والطير:** اگر کسی نے جانور کو چھوڑا اور وہی شخص اس کا سائق تھا، پھر جانور نے اسی وقت کسی کو زخمی کر دیا تو سائق پر ضمان لازم ہو گا۔ اور اگر کسی نے پرندہ چھوڑا اور اسے ہانک دیا اور پرندے نے فورا کسی کو مار دیا تو ہانکنے والا ضامن نہیں ہو گا۔

۲- **الفرق بين إرسال الكلب مطلقا وبين إرساله إلى الصيد:** اگر کسی نے کتا چھوڑا اور کتے کے پیچھے نہیں دوڑا اور کتے نے کوئی چیز ہلاک کر دی تو مرسل ضامن نہیں ہو گا۔ اگر کتے کو شکار پر چھوڑا لیکن اس کے پیچھے نہیں دوڑا تو اب کتے نے شکار پکڑ لیا اور مار دیا تو حلال ہو جائے گا۔

۳- **الفرق بين إرسال الدابته للصيد وإرسال الكلب للصيد:** (في انقطاع الإرسال بالوقوف وعدمه): اگر کسی نے مسلمانوں کے راستے میں جانور چھوڑا اور جانور نے فورا کسی کو زخمی کر دیا تو بھیجنے والا ضامن ہو گا۔

٤- **الفرق بين إرسال الحيوان الصائد إلى صيد وبين إساله في الطريق:** اگر کتے کو شکار پر بھیجا اور اس نے اسی وقت کسی آدمی کو مار دیا یا مال کو نقصان پہنچایا تو اس کا ضامن نہیں ہو گا۔ اور شکاری کتے کو عام راستے میں چھوڑا اور اس نے نقصان پہنچایا تو ضامن ہو گا۔

باب جناية البهيمة والجناية عليها

البحث 7-احکام الناخس

الدابة المنخوسة خمسة

الأولى: المركوبة

اس کی ۳ قسم کے مسائل ہیں

۱-القتل بالنفع أو الضرب أو الصدم: اگر کوئی آدمی جانور پر بیٹھ کر راستے میں چل رہا ہو اور جانور کو کسی نے مار دیا، یا کسی نے جانور کو سوئی چبھو دیا جس کی وجہ سے جانور نے کسی آدمی کو پچھلی لات ماری یا اگلی ماری، یا بدک گیا اور کسی کو ٹکر مار کر قتل کر دیا تو اس کا ضمان چبھونے والے پر ہو گا سوار پر نہیں ہو گا۔ اگر جانور نے چبھونے والے ہی کو لات مار کر قتل کر دیا تو اس کا خون رائیگاں ہو گا۔ اگر جانور نے چبھونے کی وجہ سے سوار کو ہی مار دیا تو اس کی دیت چبھونے والے کے عاقلہ پر ہو گی

۲-القتل بالوطء وثبا: اگر چبھونے کی وجہ سے جانور کسی پر کود گیا یا کسی کو روند کر اسے قتل کر دیا تو اس کی دیت ناخس پر ہو گی نہ کہ سوار پر۔

۳-القتل بالوطء سيرا: اگر راکب نے کسی کو چبھونے کا حکم دیا تھا اس کی وجہ سے جانور نے چلتے ہوئے کسی کو روند دیا تو ناخس اور راکب دونوں پر آدھی آدھی دیت ہو گی بشرط یہ کہ روندنا نخس کے فورا بعد واقع ہو

الثانية: الموقوفة

اگر سوار نے جانور کو درمیان راستے میں کھڑا کر دیا پھر کسی نے سوئی چبھو دی اور جانور بدک کر کسی کو قتل کر دے تو آدھا ضمان سوار پر اور آدھا چبھونے والے پر ہو گا

الثالثة: المقودة

اگر کوئی جانور کھینچ رہا تھا تو کسی نے اس کو سوئی چبھو دیا، جس کی وجہ سے قائد کے ہاتھ سے جانور نکل گیا اور اسی وقت کسی کو قتل کر دیا تو ناخس پر ضمان لازم ہو گا۔

الرابعة: المسوقة

اگر کوئی شخص جانور کو ہانک رہا تھا اور کسی نے اس کو سوئی چبھو دیا اور جانور نے کسی کو قتل کر دیا تو ضمان ناخس پر ہو گا۔

الخامسة: المنخوسة بالواسطة

اگر راستے میں کسی نے کوئی چیز کھڑی کی ہوئی تھی جانور کو چھب گئی جس کی وجہ سے جانور نے لات مار دی اور آدمی مر گیا تو ضمان اس چیز کے کھڑا کرنے والے پر ہو گا۔

الجزء الثاني: الجناية على البهيمة

کسی قصائی کی بکری تھی کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو جتنا نقصان ہوا ہے وہ ادا کرے گا۔ اور قصائی کی گائے کی کسی نہ آنکھ پھوڑ دی، یا اس کے اونٹ کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر چوتھائی قیمت لازم ہو گی۔ اس طرح گدھے، خچر اور گھوڑے کی آنکھ میں بھی چوتھائی قیمت لازم ہو گی۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ان جانوروں میں بھی آنکھ کا نقصان ہی ادا کرنا پڑے گا۔ بکری پر قیاس کرتے ہوئے۔

باب القسامة

اس میں کل ۱۰ ابحاث ہیں۔

قسامۃ کے لغوی معنی: قسم کھانا | قسامۃ کے اصطلاحی معنی: أيمان تقسم بها أهل محلة أو دار وجد فيها قتيل به جراحة أو أثر ضرب ولا يعلم من قتله.

1 سبب القسامة

مقتول کا پایا جانا۔

2 قسامۃ کا رکن

50 لوگوں سے انفرادی طور پر قسم لینا ہے

3 قسامۃ کا حکم

الشق الأول القضاء بوجوب الدية ان حلفوا

جب اہل محلہ نے قسم کھالی تو اب ان پر دیت کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور ولی سے قسم نہیں لی جائے گی۔

الشق الثاني الحبس إلى الحلف - ان أبوا - في دعوى العمد، والدية في دعوى الخطأ:

اگر اہل محلہ میں سے جو قسم سے انکار کرے گا اسے قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ قسم کھالے۔

4 قسامۃ کی شرائط

۱- قسم کھانے والے کا عاقل ہونا

۲- بالغ ہونا

۳- مذکر ہونا

۴- ازاد ہونا

۵- میت پر قتل کا اثر موجود ہونا

۶- أن يكون الميت بحال لو وجد مابقی منه لا تجري فيه القسامة

۷- أن يوجد القتيل في محلة او ما في معناها

۸- أن يكون الموضع الذي وجد فيه القتيل ملكا لأحد أو في يد أحد.

5 احناف کے ہاں قسم کے اختلافات

الاختلاف الأول: هل يفرق في القسامة بين المالك والساكن؟

طرفین رحمہ اللہ کے نزدیک صرف مالکان پر قسامت اور دیت واجب ہوگی نہ کہ کرایہ داروں پر۔ امام یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں پر قسامت اور دیت واجب ہوگی۔

الاختلاف الثاني: هل يفرق بين المالك الجديد والقديم؟

طرفین رحمہ اللہ کے نزدیک دیت اور قسامت اہل خطہ پر واجب ہے نہ کہ خریداروں پر۔ امام یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک سب لوگ اس میں مشترک ہیں۔

الاختلاف الثالث: هل يفرق بين رب الدار وعاقلته؟

طرفین رحمہ اللہ کے نزدیک اگر کسی گھر میں کوئی مقتول پایا گیا تو اب قسامت رب دار اور اس کی قوم پر ہوگی اور اگر عاقلہ موجود ہوں تو قسامت میں داخل ہونگے۔ اور اگر عاقلہ موجود نہ ہو تو گھر والے پر قسمت ہوگی اور اس پر قسم کو مکرر کیا جائے گا۔ امام یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک عاقلہ پر قسامت نہیں ہوگی۔

الاختلاف الرابع: هل تجب الدية على بيت المال أو أهل السجن؟

طرفین رحمہ اللہ کے نزدیک اگر مقتول قید خانے میں پایا گیا تو دیت بیت المال پر واجب ہوگی۔ جبکہ امام یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دیت اور قسامت قید خانے والوں پر ہوگی۔

6 موضع وجود القتيل أربعة عشر:

۱- وجود القتيل في ملك مشترك:

گر مقتول ایسے مشترک گھر میں پایا جائے جس کا نصف ایک شخص کا ہو اور عشر دوسرے شخص کا ہو اور باقی تیسرے شخص کا ہو تو اب ضمان تینوں آدمیوں کے عدد رؤس کے مطابق ہوگا۔

۲- وجود القتيل في موضع الملك فيه لأحد واليد لآخر

اگر کسی شخص نے گھر خریدا اس پر قبضہ نہیں کیا تھا یہاں تک کہ اس میں کوئی مقتول ملا تو دیت بائع کے عاقلہ پر ہوگی۔ اگر بیع میں عاقدین میں سے کسی کا خیار ہو تو دیت قابض کے عاقلہ پر ہوگی۔

۳- وجود القتيل في المقتول

اگر مقتول کسی کشتی میں پایا جائے تو کشتی میں جتنے لوگ موجود ہیں ان سب پر قسامت اور دیت واجب ہوگی یعنی سوار اور ملاح دونوں پر

باب القسامة

قسامة کے لغوی معنی: قسم کھانا | قسامة کے اصطلاحی معنی: أيمان تقسم بها أهل محلة أو دار وجد فيها قتيل به جراحة أو أثر ضرب ولا يعلم من قتله.

6

موضع وجود القتيل أربعة عشر:

٤-وجود القتيل في مسجد المحلة

اگر محلہ کی مسجد میں مقتول پایا گیا تو اہل محلہ پر قسامت واجب ہوگی۔

٥-وجود القتيل في موضع العام:

اگر جامع مسجد یا عام راستے میں مقتول پایا گیا تو اس میں قسامت نہیں ہے اور دیت بیت المال پر واجب ہوگی۔

6وجود القتيل في السوق

گر بازار میں مقتول پایا گیا اور وہ بازار کسی کا مملوک ہو تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بازار کے باشندوں پر دیت واجب ہوگی خواہ مالک ہوں یا نہ ہوں اور طرفین رحمہ اللہ کے نزدیک دیت مالک پر واجب ہے اور اگر بازار کسی کی مملوک نہ ہو تو اب دیت بیت المال پر واجب ہوگی

7 وجود القتيلي في السجن

اگر مقتول قید خانے میں پایا گیا تو دیت بیت المال پر واجب ہوگی یہ طرفین رحمہ اللہ کا قول ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دیت اور قسامت قید خانے والوں پر ہوگی

8 وجود القتيل فيما ليس في ملكي احد ولا يد احد

اگر کسی جنگل میں مقتول پایا گیا تو اس کا خون معاف ہے۔ اگر مقتول بستیوں کے درمیان پایا گیا تو ضمان قریب ترین بستی والوں پر ہوگا اور اگر مقتول دریائے فرات کے بیچ میں پایا گیا تو وہ معاف ہے اور اگر مقتول دریا کے کنارے پھنسا ہوا پایا گیا تو ضمان اس جگہ سے قریب ترین گاؤں پر ہوگا

9 وجود القتيل بين المقاتلين

اگر کسی قوم کے افراد آپس میں تلواروں کے ساتھ آمنے سامنے ہو جائیں پھر وہ لوگ ایک مقتول چھوڑ کر الگ ہو جائیں دیت اہل محلہ پر ہوگی۔ ہاں اگر اولیاء آمنے سامنے ہونے والوں پر، یا ان میں سے کسی معین شخص پر قتل کا دعوی کریں تو اب اہل محلہ پر کچھ نہیں ہوگا۔

١٠-وجود القتل في معسكر

اگر مقتول کسی لشکر میں پایا گیا اور لشکر کسی ایسے میدان میں ٹھہرا ہو جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو اب اگر مقتول کسی ڈیرے یا خیمے میں پایا گیا ہو تو قسامت اور دیت اس کے باشندوں پر واجب ہوگی۔ اور اگر مقتول ڈیرے سے باہر پایا گیا ہو تو اب قریب ترین خیمے والوں پر دونوں چیزیں واجب ہوگی۔ اور اگر زمین کا کوئی مالک ہو تو لشکر کے باشندوں کی طرح ہے

١١-وجود القتيل في دار القتيل

اگر کوئی آدمی اپنے گھر میں مقتول پایا گیا تو امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک اسکی دیت اسکے عاقلہ پر واجب ہوگی جو اس کے ورثاء کو ملے گی۔ اور طرفین رحمہ اللہ اور امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک اس میں کچھ واجب نہیں ہوگا

١٢-وجود القتيل في بيت ليس فيه ثالث

اگر دونوں ایک گھر میں ہو اور ان کے ساتھ کوئی تیسرا نہ ہو اور ان میں سے ایک آدمی مذبوح پایا گیا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دوسرا آدمی دیت کا ضامن ہوگا۔ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک دوسرا آدمی ضامن نہیں ہوگا۔

١٣-وجود القتيل في ملك امرأة

اگر کسی عورت کے گاؤں میں کوئی مقتول پایا گیا تو طرفین رحمہ اللہ کے نزدیک قسامت عورت پر واجب ہوگی اور اس پر قسمیں مکرر کی جائیں گی اور دیت عورت کے عاقلہ پر واجب ہوگی جو عورت کے نسب کے اعتبار سے قریبی قبیلے کے ہو ان پر۔ اور امام یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک عاقلہ پر بھی قسامت واجب ہوگی۔

١٤-وجود القتيل في ملك خارج القرية

اگر کوئی آدمی کسی گاؤں کے کنارے واقع کسی آدمی کی زمین میں مقتول پایا جائے اور زمین والا اس گاؤں کا باشندہ نہیں ہے تو امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین والے پر دیت واجب ہوگی

باب القسامة

اس میں کل ۱۰ ابحاث ہیں۔

قسامۃ کے لغوی معنی: قسم کھانا | قسامۃ کے اصطلاحی معنی: أیمان تقسم بها أهل محلة أو دار وجد فيها قتيل به جراحة أو أثر ضرب ولا يعلم من قتله.

7

ولی کا کسی معین شخص پر دعوی کرنا

اگر مقتول نے اہل محلہ میں سے کسی معین شخص پر قتل کا دعویٰ کیا تو بھی اہل محلہ سے قسامت ساقط نہیں ہوگی۔ اور اگر اہل محلہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص پر ولی مقتول نے دعویٰ کیا تو اب اہل محلہ سے قسامت ساقط ہو جائے گی۔

8

اہل محلہ کا کسی متعین شخص پر دعوی کرنا:

اگر مستحلف کہے کہ مقتول کو فلاں شخص نے قتل کیا ہے تو اس سے اس طرح قسم لی جائے "بخدا میں نے اسے قتل نہیں کیا اور فلاں کے علاوہ میں اس کا کوئی قاتل نہیں جانتا".

9

مسألتان مزدوجتان في الشهادة

۱-شهادة أهل المحلة على غيرهم: اگر اہل محلہ میں سے دو لوگوں نے اپنے علاوہ میں سے کسی شخص پر گواہی دی کہ اس نے مقتول کو قتل کیا ہے تو امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہیں ہوگی۔ اور صاحبین رحمہ اللہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول ہوگی۔

۲-شهادة أهل المحلة على بعضهم: اگر ولی مقتول نے اہل محلہ میں سے کسی متعین شخص پر دعویٰ کیا پھر اہل محلہ کے دو گواہوں نے اس پر گواہی دی تو ان کی گواہی مقبول نہیں ہوگی

10

وجود جريح في موضع وموته في آخر

اس میں ۲ قسم کے مسائل ہیں

۱-وجود الجريح في يد القبيلة:
اگر کوئی شخص کسی قبیلے میں زخمی کیا گیا پھر اپنے اہل وعیال کی طرف منتقل کیا گیا اور اسی زخم سے مر گیا تو اگر وہ مرنے تک صاحب فراش تھا تو امام صاحب رحمہ اللہ کی نزدیک اہل قبیلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی۔ اور امام یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک واجب نہیں ہوگی

۲-وجود الجريح في يد إنسان:
اگر کسی آدمی کو ایسا زخم لگا کہ اس میں زندگی کے کچھ اثرات باقی تھے اور کوئی آدمی اسے اٹھا کر اس کے گھر لے گیا پھر وہ مجروح آدمی ایک یا دو دن تک زندہ رہ کر مر گیا تو امام یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک حامل شخص ضامن نہیں ہوگا جبکہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک حامل شخص ضامن ہوگا اور قیاس کا بھی یہی تقاضہ ہے

كتاب المعاقل

یہ کتاب ۱۱ ابحاث اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

١ التحقيق اللغوي ووجه التسميه

معاقل جمع ہے معقلہ کی جس کے معنی ہے دیت وجہ تسمیہ: دیت کو عقل اس لیے کہا جاتا ہے کہ عقل کا معنی ہے روکنا اور یہ دیت بھی خون کو بہانے سے روک دیتی ہے اور عقل کی مناسبت سے دیت ادا کرنے والوں کو عقل کہا جاتا ہے

٢ تعريف العاقله

عاقلہ وہ لوگ ہیں جو دیت ادا کرتے ہیں شبہ عمد: قتل خطا کے لیے اور اس طرح ہر وہ دیت جو قتل نفس واجب ہوتی ہے تمام دیت عاقلہ پر ہے

٣ اسباب الخمسه للعقل

السبب الاول: الديوان

اور عاقلہ اہل دیوان ہیں (اگر قاتل اہل دیوان میں سے ہو لہذا دیت اہل دیوان کے عطایا میں سے تین سالوں میں وصول کی جائے گی)۔ اہل دیوان: یعنی جھنڈے والے اور وہ لشکری جن کے نام رجسٹروں میں درج ہوں۔ اگر عطایا تین سالوں میں سے زائد یا اس سے کم میں نکل رہا ہو تو بھی وصول کی جائے گی البتہ اسی طرح سب سے دیت کی قسط لگائی جائے گی

السبب الثاني للعقل: النسب

اگر کسی ادمی کا تعلق اہل دیوان میں سے نہ ہو تو اس کا قبیلہ اس کا عقلہ ہو گا (اہل قبیلہ پر تین چالوں میں دیے تقسیم کی جائے گی ہر سال ایک شخص سے چار دیراہیم سے زائد نہیں لیا جائے گا البتہ چار سے کم کیا جاسکتا ہے)

السبب الثالث للعقل: القرب

ہر شہر والے گاؤں والوں کی دیت ادا کریں گے اور اگر قبیلے والے ادائے دیت کے لیے کافی نہ ہو تو ان کے ساتھ قریب ترین قبیلہ کو شامل کر دیا جائے گا یعنی وہ قبیلہ جو نسب کے اعتبار سے قریب ہو یہ چیزیں تخفیف کی وجہ سے ہیں

السبب الرابع للعقل: ولا العتاقه

معتق عقل اس کے مولا کے قبیلے والے ہیں

السبب الخامس للعقل ولاء الموالاة

مولا الموالات کی طرف سے اس کا مولا اور اسکا قبیلہ دیت ادا کرے گا

٤ من يدخل في العاقل ومن لا يدخل

قاتل کو بھی عاقلہ کے ساتھ شامل کیا جائے گا لہذا ادا کی جانے والی دیت میں قاتل بھی عاقلہ کے ساتھ ایک فرد کی طرح ہو گا

٥ عاقله اهل الذمه والكفار

اگر اہل ذمہ کے مشہور و معروف و عاقل ہوں جو ان کی دیت دیتے ہوں پھر ان میں سے کسی شخص نے کسی شخص کو قتل کر دیا تو مسلمانوں کی طرح اس کی دیت عاقلہ پر ہو گی اور اگر ذمیوں کا مشہور و معروف عاقلہ نہ ہو تو دیت قاتل کے مال میں واجب ہو گی جو یوم قضا سے تین سالوں میں ادا کی جائے گی جیسے مسلمان کے حق میں ہوتا ہے

٦ تحويل العاقله والزياده والنقص فيه

اس میں دو صورتیں ہیں

الف: تحويل الديوان قبل القضاء: مختلف فيه اگر قاتل اہل کوفہ میں سے ہو اور کوفہ میں اس کے لیے عطا بھی مقرر ہو پھر اس کا دیوان بصرہ منتقل کر دیا گیا اور معاملہ قاضی کے پاس لے جایا گیا تو اب قاضی اہل بصرہ کے عقل پر دیت کا فیصلہ کرے گا امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک قاضی اہل کوفہ کے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ کرے گا اور یہی قول امام یوسف رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے

تحويل الديوان بعد القضاء: متفق عليه اگر قاضی کے فیصلے کے بعد اس جنایت کرنے والے کا نام اہل بصرہ کے دیوان میں منتقل کیا گیا ہو تو بالاتفاق اہل کوفہ ہی اس کے عاقلہ ہوں گے اور وہی اسکی دیت ادا کریں گے

٧ مقدار ما تتحمله العاقله

عاقلہ دیت کے نصف عشر یعنی بیسویں حصے سے کم مقدار کی دیت ادا نہیں کریں گے لہذا نصف عشر یا اس سے زائد مقدار کی دیت ادا کریں گے اور جو دیت کی مقدار نصف عشر سے کم ہو وہ جانی کے مال میں واجب ہو گی

٨ مقدار ما لا تتحمله العاقله

عاقلہ نہ تو غلام کی جنایت ادا کریں گے اور نہ صلح عن القتل کی اور نہ ہی اعتراف قتل کی ہاں اگر عاقلہ خود اقرار اور صلح کی تصدیق کر دیں تو اب مال صلح اور مال اقرار کیا جائے گی ان پر لازم ہو گی

كتاب المعاقل

٩ العاقله عند اعتراف الجاني

اس میں دو صورتیں ہیں

1: اقرار القاتل من غیر تصدیق الولي بالقضاء بالدیة علی العاقله اگر ایک شخص نے قتل خطا کا اقرار کیا اور لوگوں نے قاضی کی عدالت میں فوراً نہیں پہنچایا بلکہ دو سال کے بعد پہنچایا تو اب بھی قاتل کے مال کے تین سالوں میں دیت کا فیصلہ کیا جائے گا

2: اقرار القاتل مع تصدیق الولي بالقضاء بالدیار العاقله اگر قاتل اور ولی جنایت نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ فلاں شہر کے قاضی نے قاتل کے عاقلہ پر بذریعہ بینہ دیت کا فیصلہ کیا ہے لیکن عاقلہ نے ان کی تکذیب کر دی تو اب عاقلہ پر کچھ بھی نہیں واجب ہو گا اور قاتل پر بھی اس کے مال میں سے کچھ واجب نہیں ہو گا ہاں! اگر قاتل اہل عطیا میں سے ہو اور عاقلہ کے ساتھ ان کی عطایا مقرر ہو تو اب قاتل پر اتنے اپنے حصے کی بقدر دیت لازم ہو گی

١٠ من یتعمل جنایه الحر علی نفسه لعبده علی ما دونه

اگر ازاد ادمی نے غلام پر سے رعایت کر کے اسے قتل کر دیا تو قاتل کے عاقلہ پر غلام کی قیمت واجب ہو گی امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک قول یہ ہے کہ یہ قیمت خود قاتل کے مال میں واجب ہو گی اگر آزاد آدمی نے غلام کے بدن کے کسی حصے کو تلف کر دیا تو ہمارے نزدیک اس تلف شدہ عضو کا ضمان خود جانے کے مال میں واجب ہو گا اور عاقلہ اس کو برداشت نہیں کریں گے امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک قول یہ ہے کہ مادون نفس کا زمان عاقلہ کے اوپر واجب ہو گا

١١ حکم من لا عاقل له

اس میں دو فرع ہیں

1: النوع الاول: ظهور قود السبب: ابن الملاعنہ کی دیت اس کی ماں کے عاقلہ ادا کریں گے اب اگر ماں کے عاقلہ نے اس کی دیت ادا کر دی پھر باپ نے اس کا دعوی کر دیا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو ماں کے عاقلہ باپ کے عاقلہ سے ادا کردہ دیت تین سالوں میں واپس لیں گے جس دن سے قاضی ماں کے عاقلہ کے لیے باپ کے عاقلہ پر اس کا فیصلہ کرے گا

2: الفرع الثاني: تحول الولاء: اگر مکاتب بدل کتابت کے بقدر مال چھوڑ کر مرا اور اس مکاتب کا ایک آزاد لڑکا ہو اور اس کی کتابت ادا نہیں کی گئی تھی یہاں تک کہ اس کے بچے نے جنایت کی اور اس کی ماں کی قوم نے اس کی دیت ادا کر دی پھر کتابت ادا کر دی گئی تو ماں کے عاقلہ اب باپ کے عاقلہ سے ادا کردہ دیت واپس لیں گے الفرع الثالث: التحول من عاقله المامور الی عاقله الآمر اوالی الآمر اگر کسی آدمی نے کسی کے بچے کو ایک آدمی کے قتل کا حکم دیا اور بچے نے اسے قتل کر دیا بچے کے عاقلہ نے دیت کا ضمان ادا کیا تو یہ عاقلہ آمر کے عاقلہ سے ادا کردہ دیت واپس لے لیں گے اگر اس کا ثبوت بینہ سے ہو جائے اور اگر اس کو ثبوت آمر کے اقرار سے ہو جائے تو آمر کے مال میں سے واپس لیں گے اور یہ دیت اس دن سے تین سالوں میں واپس لیں گے جس دن سے قاضی عامر یہ اس کے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ کر چکا ہے

چند مسائل کو امام محمد رحمہ اللہ نے متفرق طور پر ذکر کیا ہے اور وہ اصل جس پر یہ مسائل متفر ہیں اس کے تین شقیں ہیں

الشق الاول تبدل حال القاتل

الوجه الاول: غیر المعتبر: التحول بسبب آمر الحادث: جب حکماً قاتل کی حالت بدل جائے اور امر جدید کی وجہ سے اس کی ولا دوسرے کی طرف منتقل ہو جائے تو بھی اس کی جنایت پہلے والے عاقلہ سے منتقل نہیں ہو گی خواہ اس کا فیصلہ کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو

الوجه الثاني: المعتبر التحول بسبب امر قدیم: اگر ایک پوشیدہ حالت ظاہر ہوئی جیسے ملاعنہ کے لڑکے کا دعوی کرنا تو اب جنایت دوسرے عاقلہ کی طرف منتقل ہو جائے گی خواہ اس پر فیصلہ صادر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو

الشق الثاني: تبدل العاقله:

اگر جانی کا حال مختلف نہ ہوا ہو لیکن عاقلہ بدل گئے ہوں تو اب اس میں وقت قضا کا اعتبار ہو گا لہٰذا اگر پہلے والے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ ہو چکا ہو تو اب دیت دوسرے عاقلہ کی طرف منتقل نہیں ہو گی اور اگر فیصلہ نہیں ہوا ہو منتقل ہو جائے گی

الشق الثالث: الزیاده والنقص في العاقله:

اگر عاقلہ ایک ہوں اور اس میں زیادتی یا کمی ہو گئی ہو تو سب عاقلہ جنایت کے حکم میں شریک ہوں گے قضا سے پہلے بھی اور بعد میں بھی لیکن جب مقدار کی ادائیگی پہلے ہو چکی ہے اس میں شریک نہیں ہوں گے

کتاب الوصایا

باب اول

وصف شرعی

وصیت واجب نہیں بلکہ مستحب ہے جبکہ قیاس اس کے عدم جواز کا قائل ہے وجہ یہ ہے کہ ملکیت کی نسبت زوال مالک کی طرف کرنا یعنی کہ ابھی تک اس کی ملکیت ختم نہیں ہوئی اور آپ دوسرے کی طرف ملکیت کر رہے ہو تو یہ باطل ہوتا ہے وصیت میں بھی یہی ہے۔

شرائط

- ❖ تہائی مال سے زیادہ میں وصیت جائز نہیں ہے۔ ان کی موت کے بعد ورثاء اگر بالغ ہو تو بما زاد علی الثلث میں وصیت کو نافذ کرنا جائز ہے۔ البتہ ان کی زندگی میں اجازت نہیں دے سکتے۔
- ❖ موصی لہ قاتل نہ ہو موصی کا مباشر تا اگر ورثاء اس کو بھی اجازت دیں تو طرفین کے ہاں جائز ہو گا جبکہ امام ابو یوسف کے ہاں جائز نہیں ہو گا۔»
- ❖ موصی لہ وارث نہ ہو موصی کا، اسی طرح مسلمان کافر کے لیے وصیت کر سکتا ہے اور کافر مسلمان کے لیے وصیت کر سکتا ہے۔
- ❖ موصی کا مال بھی مستغرق بالدین نہ ہو۔
- ❖ موصی کا اہل تملیک میں سے ہونا ضروری ہے
- ❖ وقت قبول وصیت۔ قبول وصیت کا وقت مرنے کے بعد ہے۔

مستحب

تہائی مال سے کم میں وصیت کرنا مستحب ہے۔ موصی لہ کا وصیت کو قبول کرنا یہ شرط ہے ثبوت ملک کے لیے نہ کہ صحت وصیت کے لیے لہذا اگر کوئی شخص قبول نہ کرے تو وہ وصیت ختم نہیں ہو گی۔

رجوع عن الوصیت

موصی اپنی وصیت سے رجوع کر سکتا ہے اور وصیت سے رجوع کی دو صورتیں ہیں جن سے بھی رجوع ہو رجوع قابل قبول ہو گا۔ ۱: صراحتاً خود اقرار کرے۔ ۲: دلالۃ کوئی ایسا فعل انجام دیں جس سے رجوع متصور ہو جائے۔ اگر وصیت سے انکار کریں تو رجوع نہیں ہو گا۔

باب ثانی

تہائی مال کی وصیت سے متعلق

١ اس مسئلہ میں ممکنہ تین صورتیں ہیں۔

کوئی شخص کسی ایک کے لیے ثلث مال کی وصیت کرے اور اس کے ساتھ دوسرے کے لیے بھی ثلث مال کی وصیت کرے اور ورثہ اس کی اجازت نہ دیں تو ایک ہی ثلث دونوں میں تقسیم ہو گا۔

- ❖ اگر ایک کے لیے ثلث اور دوسرے کے لیے سدس کی وصیت کرے تو ثلث ان دونوں میں تین کے اعتبار سے تقسیم ہو گا دو حصے ثلث والے کے لیے اور ایک حصہ سدس والے کے لیے۔
- ❖ اگر ایک کے لیے مکمل مال کی وصیت کریں اور دوسرے کے لیے ثلث مال کی اور ورثاء اس کی اجازت نہ دیں تو پھر ثلث صاحبین کے ہاں چار کے اعتبار سے تقسیم ہو گا۔ جبکہ امام ابو حنیفہ کے ہاں ثلث دونوں میں برابر تقسیم ہو گا یعنی آدھا آدھا۔

٢ وصیت للابن

اگر وصیت اپنے بیٹے کے حصے کی کریں تو یہ جائز نہیں ہے البتہ اگر 'اس جیسا' کے الفاظ ذکر کرے تو پھر جائز ہو گی۔

٣ وصیت بالسھم

اگر وصیت بالسھم ہو تو اس کو ورثہ کے مال میں سے سب سے کم سھم ملے گا الا یہ کہ اگر وہ سدس سے کم ہو تو پھر پورا کیا جائے گا یہ امام صاحب کے ہاں ہے جبکہ صاحبین کے ہاں اس کو ورثہ جتنا حصہ ہی ملے گا۔ • وصیت بالجز بھی جائز ہے۔

٤ اسباب ارث

اسباب ارث سے متعلق بیان ہے۔ • الزوجیہ. یا طارئ للارث ہے • البنوة. یہ قائم للارث ہے

٥ اقسام الوصایا

1. جو قوت میں برابر نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص حقوق اللہ کی وصیت کرے تو وہ مقدم ہو گی باقی وصایا پر۔ 2۔ جو قوت میں برابر ہے۔ اس میں جس سے بھی ابتدا کرے وہ درست ہے۔

باب رابع

رہائش و خدمت و ثمر وغیرہ کی وصیت

مذکورہ باب میں تین چیزوں کا تذکرہ ہے۔

- ایسی منفعت عرضیہ حادثہ جو تقسیم ہوتی ہو
- ایسی منفعت عرضیہ حادثہ جو تقسیم نہ ہوتی ہو
- عین چیز میں اضافہ ہونا۔

اس میں چھ ابحاث ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

❖ **وصف شرعی** خدمت عبد کی وصیت کرنا اور اسی طرح مدت معلومہ تک گھر میں رہائش اختیار کرنے کی وصیت کرنا جائز ہے۔

❖ **وصیت بالمنفعہ میں موصی بہ کی اقسام۔**

○ ۱: جو احتمال قیمت نہیں رکھتے۔ **حکم:** تقسیم ضماناً جائز ہے اجزاء نہیں۔

○ ۲: جو احتمال قیمت رکھتے ہیں۔ **حکم:** اجزاء و زماناً دونوں جائز ہیں۔

❖ **وصیت بالمنفعہ** میں موصی لہ اگر مر جائے تو وصیت ورثاء کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

❖ **اگر موصی بدل منفعت کی وصیت کرے** اور موصی لہ استیفاء منفعت مراد لیں تو اصح قول کے مطابق ناجائز ہے۔

❖ **بدل منفعت کی وصیت** کا حکم یہ ہے کہ بدل منفعت جائز ہے۔

❖ **کسی ایک کے لیے وصیت بالعین** ہے اور دوسرے کے لیے وصیت بالمنفعہ ہے یہ بھی درست ہے۔

اگر کسی شخص نے دوسرے شخص کے لیے باغ کے پھل کی وصیت کی ہو تو اسے وہ پھل ملیں گے اور اگر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے باغ کے پھل کی وصیت کی ہو تو ہر دفعہ اس کو پھل ملتے رہیں گے۔

باب ثالث

اقارب اور ان کے علاوہ کے لیے وصیت

مذکورہ باب میں بالترتیب اقرباء یا ان کے علاوہ کا ذکر ہے۔

❖ **پڑوسی:** امام صاحب کے ہاں جار ملاصق مراد ہے جبکہ صاحبین جو بھی اس کے محلے میں رہتے ہیں وہ سب مراد لیتے ہیں۔

❖ **سسرال:** اگر کوئی سسرالی رشتہ داروں کے لیے وصیت کر لے تو وصیت اس کے بیوی کے ہر ذوی رحم رشتہ دار کے لیے ہوگی۔

❖ **بہنوں کے لیے:** ازواج و زوج دونوں کے محارم کے لیے ہوگی۔

❖ **اقارب:** الاقرب بالاقرب کے اعتبار سے تقسیم ہوگی۔

❖ **اہل فلاں** اس سے مراد امام صاحب کے ہاں بیوی ہے جبکہ صاحبین کے ہاں ہر وہ شخص ہے جو اس کے نفقہ کا ضامن ہو۔

❖ **آل فلاں:** اس سے مراد اہل بیت یعنی اپنے گھر والے ہوں گے۔

❖ **اہل نسب فلاں:** اس سے مراد اس کے نسب والے ہوں گے۔

❖ **جنس فلاں:** اس کے جنس والے مراد ہوں گے۔

❖ **المحتاجون:** اس میں تمام فقراء داخل ہوں گے۔

❖ **بنو فلاں:** اس سے امام صاحب کے ہاں مونث جبکہ صاحبین کے ہاں صرف مذکر اولاد ہے۔

❖ **ولد فلاں:** اس سے مراد صرف مذکر اولاد ہوگی۔

❖ **ورثۃ فلاں:** اس سے مذکر و مونث دونوں میں فلذکر مثل حظ الانثیین والا قاعدہ جاری ہوگا۔

❖ **موالی:** اس سے مراد غلام وغیرہ ہے۔

وصیۃ الذمی سے متعلق باب

مذکورہ باب میں چار ابحاث ہیں:

- ❖ وصیت الذمی یہودی یا نصرانی اگر کوئی گرجا گھر بنائیں اور پھر مر جائیں تو وہ بھی اس کی میراث ہوگی۔
- ❖ وصیت المبتدع اگر بدعت غیر مکفرہ ہو تو وہ مسلمانوں کے منزلہ میں ہوگا اور اگر بدعت مکفرہ ہو تو مرتد کے حکم میں ہوگا۔
- ❖ وصیت المرتد اور ان کے بارے میں اصح قول یہ ہے کہ ان کی وصیت نافذ ہوگی۔
- ❖ وصیت المستأمن اگر کوئی حربی دارالاسلام میں امن لے کر آئے اور وہ مسلمان یا ذمی کو اپنے مال کی وصیت کرے تو یہ جائز ہوگا۔

باب
وصی اور اس کی مملوکہ اشیاء سے متعلق

مذکورہ باب کے مباحث مندرجہ ذیل ہیں

وصی کا قبول کرنا کب درست ہے اور کب درست نہیں ہے اس مسئلہ کی چار صورتیں ہیں۔

موصی کے علم کے بغیر رد کرنا۔ حکم: یہ رد قابل قبول نہیں ہے

- ❖ موصی کے علم سے رد کرنا حکم: یہ رد قابل قبول ہے۔
- ❖ عدم رد اور عدم قبول ہونا موصی کی موت کے وقت۔ حکم: مرنے کے بعد خیار ہوگا چاہے تو قبول کرے یا نہ کرے۔
- ❖ پہلے رد کرنا پھر موصی کے مرنے کے بعد قبول کرنا۔ حکم: وہ جو کہے اسی کا اعتبار ہوگا۔

اقسام الاوصیاء اوصیاء کی چار اقسام ہیں:

- ➢ العدل غیر کافی (جو قیام سے عاجز ہو)
- ➢ العدل کافی (جو قادر علی التصرف ہو)
- ➢ العاجز اصلا (اصلا عاجز ہو)
- ➢ الفاسق (جو گنہگار ہو)

ایک سے زائد کے لیے وصیت کرنا

اگر کسی شخص نے ایک سے زائد کے لیے وصیت کی تو طرفین کے ہاں کسی ایک کو بھی دوسرے کے بغیر تصرف کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

وصی کے تصرفات اربعہ

وصی کے تصرفات اربعہ مندرجہ ذیل ہیں:

- المقاسمۃ•
- البیع•
- الحوالہ•
- الاسترباح

فصل فی الشھادہ

اگر دو وصی گواہی دیں کہ میت نے فلاں کو بھی ان کے ساتھ وصیت میں شریک کیا تھا تو ان کی یہ وصیت باطل ہوگی اسی طرح اگر وہ کسی وارث صغیر کے لیے گواہی دیں تو بھی ان کی گواہی باطل ہوگی اس کے علاوہ بھی کچھ مسائل ہیں جن کا حکم ان کی صورت کے اعتبار سے مختلف ہے۔

کتاب الخنثیٰ

قسام خنثیٰ

- ❖ • **خنثیٰ سھل:** جن کے دونوں آلات ہوں لیکن کام صرف ایک کرتا ہو۔
- ❖ • **خنثیٰ متوسط:** جن کے دونوں آلات ہوں لیکن وجہ ترجیح ہو مثلاً پہلے پیشاب کس سے آتا ہے۔
- ❖ • **خنثیٰ مشکل:** جن کے دونوں آلات ہوں وجہ ترجیح نہ ہو کہ مذکر کے حکم میں ہے یا مونث کے۔

خنثیٰ کی حقیقت کی معرفت کے طرق

خنثیٰ کی حقیقت کی معرفت کے طرق دو ہیں:

- ❖ • **قبل البلوغ** یعنی پیشاب سے دیکھیں گے کس جگہ سے پیشاب کرتا ہے۔
- ❖ • **بعد البلوغ** حالاتِ ظاہرہ مثلاً داڑھی وغیرہ کا نکلنا یا خواتین والی اشیاء کا ظاہر ہونا۔

احکام

- ❖ مردوں کے بعد اور عورتوں سے پہلے **نماز کے دوران صف** میں کھڑا ہو گا۔
- ❖ اس کے لیے **ایک باندی خریدی جائے** گی اگر اس کے پاس مال ہو تا کہ وہ اس کا **ختنہ کرے** مرد کو نہ لایا جائے اس لیے کہ ممکن ہے کہ خنثیٰ مونث ہو۔
- ❖ میراث میں خنثیٰ کی **دو صورتیں** بنائی جائیں **جس میں کم مل رہا ہو وہ دیا جائے** اور **امام شعبیؒ** فرماتے ہیں کہ دونوں سے آدھا لیا جائے اور اشاریہ میں تقسیم کر کے اس کو دیا جائے۔

مسائل شتی

- ❖ گونگے کا **اشارہ معتبر ہے** جبکہ **معتقل** کا اشارہ معتبر نہیں: اگر وصیت نامہ گونگے کے سامنے پیش کیا جائے اور وہ سر کے اشارہ سے ہاں کر لے **تو یہ جائز ہے** جبکہ معتقل کے لیے اشارہ جائز نہیں امام شافعیؒ کے ہاں دونوں کے لیے جائز ہے۔ **معتقل وہ شخص ہے جس کی زبان کو بند کیا گیا ہو یہ خرس عارضی** بھی کہلاتا ہے۔
- ❖ گونگے کے اشارے معتبر ہیں **غیر حدود میں** مثلاً نکاح وغیرہ۔
- ❖ مال مخلوط کا حکم: اگر بکری مذبوحہ ہو اور اس میں مردار بھی ہو **تو تحری کریں** کہ اکثر مذبوحہ ہیں تو **کھایا جائے گا** اور اگر اکثر میتہ ہیں تو **نہیں کھایا جائے** گا۔

القواعد الفقهیه

ان سلائیڈز میں گزشتہ تمام کتب کے فقہی قواعد یکجا ذکر کیے گئے ہیں۔ یہ وہ تمام فقہی قواعد ہیں جو ان کتب کے مختلف مباحث و مسائل میں جاری ہوتے ہیں اور بیشمار احکام ان قواعد کی بنا پر ثابت ہوتے ہیں۔

كتاب الشفعه

- ١ العبرة للمعاني لا للألفاظ والمباني
- ٢ الحق متى ثبت واستقر لا يسقط إلا بإسقاطه
- ٣ كل ما فيه دفع أعلى الضررين بتحمل الأدنى يصار اليه (يحتمل الضرر الأدنى لدفع الأعلى)
- ٤ المرء يعامل بزعمه (المرء يؤخذ بإقراره)
- ٥ من سعى في نقض ما تم من جهته فسعيه مردود عليه

كتاب القسمة

- المبادلة مما يجري فيه الجبر
- ٢ كل من ترجع منفعته الى العامة تكون كفايته في مالهم]
- ٣ الغرم بالغنم
- ٤ لا جبر على العقوده الجزء يعتبر بالكل

كتاب المزارعت

- الأصل أن المعروف كالمشروط المنصوص

كتاب الذبائح

- التكليف بحسب الوسع
- ٢ الحرج مدفوع
- ٣ الاكثر يقوم مقام الكل في كثير من الاحكام
- ٤ الترجيح للمحرم (اذا اجتمع المبيح والمحرم فالعبرة للمحرم)
- ٥ لا تبع بدون الأصل (التابع تابع، التابع لا يفرد بالحكم)

كتاب الاضحيه

- ١ الأصل في القرب أن لا تجب على الغير بسبب الغير
- ٢ الرأي لا يهتدي الى المقادير (لا دخل للرأي في المقادير)
- ٣ المصارعة الى أداء القربة أفضل
- ٤ للأكثر حكم الكل بقاء وذهابا
- ٥ للبدل حكم المبدل
- ٦ التحرز عن الوقوع في خلاف الأئمة وعن صورة المكروه أحسن
- ٧ الأصل أن سبب الواجبات المالية إذا كان مالا فالمعتبر فيه مكان المحل أي المال، لا مكان الفاعل، وإذا كان سببه رأسا فالمعتبر مكان الفاعل لا المال ٨ ما لا يمكن التحرز عنه جعل عفوا(الحرج مدفوع)

كتاب الاكراهية

- اذا اجتمع المحرم والمبيح يغلب المحرم
- ٢ لا عبرة للتبع(العبرة للأصل لا للتبع)
- ٣ قول الكافر مقبول في المعاملات
- ٤ قول الفاسق مقبول في المعاملات، ولا يقبل في الديانات الى قول العدل
- ٥ ما ثبت بالضرورة يتقدر بقدرها
- لا اعتبارا للعادة مع النص بخلافه (لا عبرة للعرف إذا ورد النص بخلافه)
- ٧ الأصل أن سبب الحرام حرام (ما يفضي إلى الحرام حرام)
- ٨ قول الواحد في المعاملات مقبول على أي وصف كان
- ٩ أكبر راي يقام مقام اليقين
- ١٠ لا معتبر بأكبر الرأي عند وجود الدليل الظاهر
- من ملك شيئا يملك ما هو من ضروراته
- ١٢ الاستشفاء بالحرام حرام
- ١٣ الأصل: أن ما حرم فعله حرم إعطاؤه الى الغير وكذا طلبه من الغير
- ١٤ الضرر الأشد يزال بالضرر الأخف
- ١٥ الغالب كالمتحقق
- ١٦ في الأمور الباطنه يدار الحكم على دليلها(دليل الشيء في الأمور الباطنة يقوم مقامه)
- ١٧ الحكم يدور على السبب دون الحكمة؛ لظهور السبب وخفاء الحكمة
- ١٨ إذا جاء الأصل بطل الخلف
- ١٩ تصرف الإمام بالرعية منوط بالمصلحة

كتاب احياء الاموات

- ١ كل من سبقت يده إلى مال مباح فهو يملكه (المباح لمن سبقت يده اليه)
- ٢ لا يجوز أن يقطع الإمام ما لا غنى بالمسلمين عنه
- ٣ ليس لأحد ان يتصرف في ملك الغير [بدون اذنه]
- ٤ الظاهر شاهد لمن في يده ما هو أشبه به٥ لا يملك المباح بدون الإحراز
- ٦ من قصد إتلاف أحد بمنع حقه له أن يقاتله بالسلاح، ومن قصد إتلافه بمنع مملوكه فله أن يقاتله بغير السلاح
- ٧ القديم يترك على قدمه
- ٨ الضرر يزال
- ٩ الضرر الخاص يتحمل لدفع الضرر العام لا سيما إذا قابله عوض

كتاب الاشربه

- ١ الانتفاع بالمحرم حرام
- ٢ الأصل ان كل ما دعا الى شيء يعطى حكمه

كتاب الصيد

- العبره في العقود للمعاني
- ٢ التكليف بحسب الوسع
- ٣ إذا اجتمع المبيح والمحرم غلب المحرم نصا او احتياطا
- ٤ الأصل ان سبب الحرمة والحل إذا اجتمعا، وأمكن التحرز عما هو سبب الحرمة: ترجح جهة الحرمة احتياطا، وإن كان مما لا يمكن التحرز عنه جرى وجوده مجرى عدمه
- ٥ المقادير لا تعرف اجتهادا بل نصا وسماعا القدره على الأصل قبل حصول المقصود بالبدل تبطل حكم البدل
- ٦ إذا جاء الأصل بطل البدل
- ٧ الاجتهاد لا ينقض باجتهاد مثله
- ٨ الموهوم في بعض الأشياء كالمتحقق

كتاب الرهن

- ١ العبرة للمعاني لا للألفاظ والمباني
- ٢ الأتباع لا قسط لها مما يقابل بالأصل (البدل يقابل الأصل لا التبع)
- ٣ التبع يقابله شيء من البدل إذا صار مقصودا (الأوصاف لا يقابلها شيء من الثمن إلا اذا صارت مقصودا)
- ٤ حكم البقاء أسهل من حكم الابتداء إلا ما يرجع إلى المحل
- ٥ إضافة التمليك إلى زمان في المستقبل لا تجوز التزام الأفعال يصح مضافا إلى المآل، كما في الصوم والصلاة
- ٦ لا جبر على التبرعات
- ٧ الباطل لا حكم له
- ٨ العقد لا يراد لذاته بل لحكمه
- ٩ الملك في المضمون يثبت لمن عليه قرار الزمان
- ١٠ الخراج بالضمان
- ١١ الجابر بقدر الفائت
- ١٢ المنتقض لا يعود(الساقط لا يعود)
- ١٣ من ادى عن غيره مضطرا يرجع عليه بما أدى عنه
- ١٤ الأمين إذا خالف ثم عاد إلى الوفاق برئ من الضمان
- ١٥ الإباحة يصح تعليقها بالشرط بخلاف التمليك

كتاب الجنايات

- ١ الواجب لا يتقيد بوصف السلامة، والمباح يتقيد به
- ٢ الثابت بالبرهان كالثابت بالعيان
- ٣ المتسبب إذا تعدى أنزل مباشرا
- ٤ من تعين له طريق لدفع القتل عن نفسه فله قتله
- ٥ الملك في العوض لمن له الملك في المعوض

كتاب الديات

- يتحمل الضرر الخاص لدفع الزرر العام
- ٢ لا تبع للتبع
- ٣ المقادير تعرف بالتوقيف
- ٤ للأكثر حكم الكل بقاء وذهابا
- ٥ ما يجب بالإتلاف يجب حالا
- ٦ الظاهر لا يصلح حجة للاستحقاق
- ٧ لا ضرر ولا ضرار في الإسلام
- ٨ الترجيح للمباشر دون المسبب(إذا اجتمع المباشر والمتسبب أضيف الحكم الى المباشر)
- ٩ تخلل فعل فاعل مختار يقطع النسبة إلى السبب
- ١٠ قصد القربة لا ينافي الغرامة إذا أخطأ الطريق
- ١١ المرور في طريق المسلمين مباح مقيد بشرط السلامة
- ١٢ التسبيب بوصف التعدي سبب الضمان (المباشر يضمن مطلقا، والمتسبب لا يضمن إلا بالتعدي)
- ١٣ العجماء جبار
- ١٤ التأجيل في الأعيان باطل
- ١٥ السراية [سراية صفات الأمهات في الاولاد] في الأوصاف الشرعية دون الأوصاف الحقيقية
- ١٦ القول قول المنكر
- ١٧ من أقر بسبب الضمان ثم ادعى ما يبرئه: لا يكون القول قوله
- ١٨ الضمان يتقدر بقيمة الكل
- ١٩ صحة القصد لا معتبر بها في حقوق العباد(لا عبرة في إسقاط حقوق العباد لصحة النية)
- ٢٠ ما ثبت بالسنة لا يطلب فيه الوقوف على الفائدة
- ٢١ الوصف تبع للقدر
- ٢٢ دية الخطأ والتسبيب على العاقلة لا العمد
- ٢٣ ومن تصرف في ملك غيره بغير إذنه لا يرجع عليه بما لحقه من العهدة

- ٢٤ إسناد الفعل إلى حالة معهودة منافية للضمان: إنكار معنى
- ٢٥ كل ما يجب حقا للمقتول تخلفه الورثة فيه، وما لا فلا
- ٢٦ كل من أتلف مالا متقوما معصوما فعليه الضمان
- ٢٧ المال يجب مع الشبهة لا الحدود والقصاص
- ٢٨ الدعوى ليس بمثبت حقا على المدعى عليه، ولكنه يسقط ذلك الحق عن غير المدعى عليه

كتاب الوصايا

- التبع لا يزاحم الاصل
- ٢ الساقط متلاش
- ٣ الثابت بالبرهان كالثابت بالعيان
- ٤ القول قول المنكر
- ٥ يبدأ بالأهم فالأهم أبداً
- ٦ المعتبر في النفع والضرر: النظر إلى أوضاع التصرفات لا إلى ما يتفق بحكم الحال
- ٧ ما صح إفراده بالعقد يصح استثناؤه، وما لا فلا
- ٨ الأقوى يدفع الأدنى
- ٩ مواضع الضرورة مستثناة أبدا
- ١٠ صاحب الدين إذا ظفر بجنس حقه فله اخذه (إذا ظفر صاحب الحق بحقه فله اخذه بدون رضا من عليه الحق)
- ١١ من سعى في نقض ما تم من جهته فسعيه مردود عليه
- ١٢ من استعجل الشيء قبل أوانه عوقب بحرمانه
- ١٣ التساوي في سبب الشيء يجب التساوي في ذلك الشيء قضاء القاضي في المجتهد رافع للخلاف
- ١٤ كل ما أدى إلى قلب المشروع أو عاد بالنقض على الموضوع فهو باطل
- ١٥ الكتاب كالخطاب

جزاكم الله خيراً

طلبہ درجہ سادسہ ثانی

شعبہ بزم ادب جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۴۶

27–December–2024